ہوتی تو بھی ظاہر اگرچہ ہرج واقع نہوتا بلکہ جرائم متعلقہ دفعہ ہذا مین فقرہ اخیر دفعہ ۱۹۳ کی
رو سے سزا ہوسکتی تھی پس ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعہ ۱۸۱ و فقرہ اخیر دفعہ ۱۹۳
مین مقنن نے صرف یہ فرق رکھا ہے اور یہی فرق اسوقت تک زیر بحث رہا ہے کہ اگر کارروائی
کے کسی حالت مین کوئی جھوٹی گواہی دے یا بناوے تو وہ بموجب دفعہ ۱۹۳ مستوجب سزا
ہوگا اور یہ سمجھا جاویگا۔ کہ گویا اوسنی معدلت عامہ مین خلل ڈالا اور علاوہ اس صورت خاص
کے دیگر معاملات مین جبکہ بحلف سچ سچ بیان کرنا بموجب قانون کے کسی شخص پر روبرو
کسی ملازم سرکاری کے واجب ہو اور وہ اوس امر کی نسبت کچھ بیان کرے جو جھوٹا ہو
یا جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو یا جھوٹا باور کرتا ہو یا جسکو وہ سچا باور نکرتا ہو تو ایسے شخص کی سزا
بموجب اس دفعہ کی کیجاویگی اور اوسکی نسبت یہ سمجھا جاویگا کہ اوس نے اوس ملازم سرکاری
کے اختیارات جائز کی کہ جسکی روبرو اوسکو سچ بیان کرنا چاہیے تھا تحقیر کی اس جرم کو واسطے
ضرور ہے کہ اول سرکاری ملازم مجاز کے روبرو حلف دیا گیا ہو دوم جو بیان کیا گیا ہو وہ
جھوٹ ہو یا جسکو بیان کرنیوالا جھوٹا جانتا ہو یا جھوٹا باور کرتا ہو یا جسکو وہ سچا باور نہ کرتا ہو
تیسرا یہ کہ جس امر کی نسبت اوس سے پوچھا گیا ہو کہ سچ سچ بیان کر اوسی امر کی نسبت وہ جھوٹ
بیان کرے۔ جھوٹا جاننا۔ جھوٹا باور کرنا۔ سچا باور نہ کرنا۔ ان تینون مین فرق ہے مثلاً اگر
کوئی شخص زید کو غازی پور مین ایک خاص وقت مین دیکھے اور اپنے بیان مین بحلف
لکھاوے کہ وہ اوس مقام پر نہ تھا تو یہ جھوٹ ہی اور اگر واقعی مین اوسنے اوسے اور زید
کو رسڑا مین دیکھا ہو جہانسے غازیپور بارہ کوس ہے اور اوسکی دانست مین اوسوقت تک

پہونچنا بہی زید کا غازیپور مین ممکن نہین ہے گو واقعی مین زید غازیپور کسی سبیل سے پہونچ بہی
گیا ہو) اور وہ اپنے بیانمین یہ لکہا دے کہ مین نے زید کو اوس خاص وقت مین غازی پور
مین دیکہا تہا تو یہ کہا جاویگا کہ وہ اس امر کو جہوٹا باور کرتا تہا۔ تیسری صورت یہ ہے کہ اوسکو یہ
معلوم نہین کہ آیا زید اوس خاص وقت مین غازی پور مین تہا یا رسڑا مین اوڑ لکہا وے کہ زید
غازیپور مین تہا تو گو واقعی مین بہی زید غازیپور مین ہی ہو لیکن چونکہ وہ نہین جانتا تہا کہ جو مین
کہتا ہون سچ ہے لہذا یہ کہا جاویگا کہ وہ اوس امر کو سچا باور نہ کرتا تہا۔

دفعہ ۱۸۲ — جو کوئی شخص کسی سرکاری ملازم (۲۱) کو کوئی ایسی خبر دے
جسکو وہ جہوٹی جانتا یا جہوٹ باور کرتا ہو اور اوسکی یہ نیت ہو
یا اس امر کا احتمال اوسکے علم مین ہو کہ اوسکے ذریعے سے
اوس سرکاری ملازم سے اوسکی سرکاری ملازمی کا اختیار
جائز کسی شخص کو نقصان یا رنج پہنچانے کے لیے نافذ کرادے
یا کوئی ایسا امر کرلے یا ترک کرائے جسکا کرنا یا ترک کرنا اوس سرکاری ملازم
کو نہ چاہیے تہا اگر اون واقعات کا سچا حال جنکی نسبت وہ خبر دی گئی ہے
اوسکو معلوم ہوتا تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید
(۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چہہ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی
سزا جسکی مقدار ایک ہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی

کسی سرکاری ملازم سے اوسکا اختیار جائز کسی اور شخص کو نقصان پہونچانے کے لیے نافذ کرانیکی نیت سے جہوٹی خبر دینا

تمثیلین

(ا) زید کسی مجسٹریٹ کو یہ خبر دے کہ بکر جو ایک عہدہ دار پولس ہے اور اوس مجسٹریٹ کا ماتحت ہے اپنے کام مین غفلت یا بدچلنی کا مجرم ہوا ہے یہ جانکر کہ وہ خبر جہوٹی ہے اور یہ جانکر کہ اوس خبر کے سبب سے احتمال ہے کہ وہ مجسٹریٹ بکر کو موقوف کر دیگا تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

(ب) زید کسی سرکاری ملازم کو یہ جہوٹی خبر دے کہ بکر کے پاس ایک مخفی جگہ مین نمک ناجائز موجود ہے یہ جانکر کہ وہ خبر جہوٹی ہے اور یہ جانکر کہ اوس خبر کے سبب سے بکر کی خانہ تلاشی ہونے کا احتمال ہے جس سے بکر کو رنج پہونچے گا تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوگا جسکی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے۔

اگر خبر ہی جہوٹ ہو اور دینے والے نے بدنیتی سے واسطے نقصان رسانی کسی شخص کی دی ہو تو وہ مجرم متصور ہوگا۔ لیکن اگر بدنیتی خبر دینے والے کی نہ معلوم ہو بلکہ خبر دینے والے کی نیت مین یہ ہو کہ انصاف مین مدد پہونچے تو گو ایسی خبر دینے سے کسیکو نقصان بہی پہونچے تو بہی خبر دینے والا مجرم متصور نہ ہوگا۔

دفعہ ۱۸۳ - جو کوئی شخص (۱۱) کسی مال کے لیے جانے مین جو کسی سرکاری ملازم (۲۱) کے اختیار جائز کی رو سے لیا جاتا ہے کسی طرحکا تعرض کرے یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھکر کہ وہ ویساہی سرکاری ملازم ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمونمین کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چھہ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

کسی مال کے لیے جانے مین جو کسی سرکاری ملازم کو اختیار جائز کی روسے لیا جاتا ہو تعرض کرنا۔

اُس دفعہ مین خاص ایک صورت مزاحمت کی ملازم سرکاری کے ساتہہ جرم قرار دی گئی ہے جبکہ وہ بہ اختیار جائز کوئی مال لیے جاتا ہو۔ ایسی صورت مین استحقاق حفاظت خود اختیاری جائز نہین ہے دیکھو دفعات ۹۷ و ۹۹ ۔

مض ما
حن

دفعہ ۱۸۴ - جو کوئی شخص (۱۱) کسی مال کے نیلام مین جو بحیثیت ملازمی کسی سرکاری ملازم (۲۱) کے اختیار جائز کی روسے نیلام پر چڑہایا گیا ہو قصداً مزاحمت پہونچائے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

کسی مال کے نیلام مین جو کسی سرکاری ملازم کے اختیار جائز کی روسے نیلام پر چڑہایا گیا ہو مزاحم ہونا

اسمین بہی ایک خاص صورت مزاحمت کی ملازم سرکاری کے ساتہہ جرم قرار دی گئی ہی یعنی جبکہ وہ بہ اختیار جائز کسی مال کو نیلام پر چڑہا دے اور اوسمین کوئی شخص مزاحمت کرے نیلام مین کسی مال کی نسبت عذر داری پیش کرنا ایک قسم کی مزاحمت ہے بشرطیکہ اوس عذر داری سے صرف اوس مال کی قیمت مین خلل ڈالنا مقصود ہو اور نہ اپنے حق کی چارہ جوئی۔

مض ما
حن

دفعہ ۱۸۵ - جو کوئی شخص (۱۱) کسی مال کے نیلام مین جو بہ حیثیت ملازمی کسی سرکاری ملازم (۲۱) کے اختیار جائز کی روسے

کوئی مال جو سرکاری ملازم کے

اختیار کی روسے نیلام پر چڑہایا گیا ہو خلاف قانون خریدنا یا اوسکے لیے بولی بولنا

ہوتا ہو کسی شخص کے لیے (عام اس سے کہ وہ خود ہی ہو یا کوئی اور) کوئی مال خریدے یا اوسکے لیے بولی بولے یہ جانکر کہ اوس شخص کو اوس نیلام مین مال مذکور کا خریدنا قانوناً ممنوع ہے یا اوس مال پر بولی بولنے اور اون شرائط کے ادا کرنے کی نیت نہ رکھتا ہو جو اوس بولی بولنے سے اوسپر عائد ہون گی تو شخص مذکور کو دونون قسمون سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار دوسؤ روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

یہ دفعہ ہر نیلام سے متعلق ہے جو بحکم حاکم مجاز کیا جاوے مثلاً اگر کوئی شخص نیلام مین روبرو صاحب مجسٹریٹ کے کوئی گھاٹ خریدے مگر تکملہ پٹہ و قبولیت کا نہ کراوے تو وہ اس دفعہ کا مجرم ہے۔

دفعہ ۱۸۶ - لوازم منصبی کے انجام دہی مین سرکاری ملازم کی مزاحمت کرنی

جو کوئی شخص (۱۱) اوس حال مین کسی سرکاری ملازم (۲۱) کی بالارادہ (۳۹) مزاحمت کرے جبکہ وہ ملازم اپنے لوازم منصبی کو انجام دے رہا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین ۳ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار پانسو ۵۰۰ روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

ض مبص ما

یہ دفعہ عام ہے اور اس مین اس قسم کی مزاحمت بہی شامل ہے جو سرکاری ملازم کی ذات سے کی جاوے مگر اوس سے لوازم منصبی کے انجام دہی مین اوس سرکاری ملازم کا ہرج واقع ہو دفعات ۱۵۲ و ۱۸۹ و ۲۲۰ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۵۳ دیکہنا چاہیے کہ آئین خاص خاص جرائم کی سزا جو سرکاری ملازم کے ساتھہ کیجاوین مندرج ہے۔ بقدمہ سرکار مدعی بنام مادہو سنگہ مدعی علیہ نظامت عدالت ممالک مغربی نے اپنی فیصلہ مورخہ ۹ جون ۱۸۶۳ء مین یہ تجویز فرمائی کہ جو مدعی علیہ نے محرر انکم ٹکیس سے بلا ادا کرنے روپیہ کے رسید لے کی وہ اس دفعہ کی روسے بجرم لوازم منصبی مین مزاحمت کرنے ملازم سرکاری کے قابل سزا کے نہین ہے۔

دفعہ ۱۸۷ — جو کوئی شخص (۱۱) جسپر کسی سرکاری ملازم (۲۱) کو اوسکے لوازم منصبی کے انجام دہی مین مدد دینی یا پہنچانی قانوناً واجب ہو قصداً ایسی مدد دینی ترک کرے تو اوسکو قید محض کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد ایک مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جو دو سو روپیہ تک ہو سکتا ہے یا دونون سزائین دیجائینگی

سرکاری ملازم کے مدد دینے کو ترک کرنا جبکہ قانون کی روسے مدد دینا واجب ہو

ایضاً

اور اگر وہ مدد اوس شخص سے کسی ایسی سرکاری ملازم نے مانگی ہو جو قانوناً مجاز ہے ایسی مدد طلب کرنے کا واسطے تعمیل کسی حکمنامے کے جو کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) نے جواز اجاری کیا ہو یا کسی جرم کے ارتکاب کے روکنے یا کسی بلوے (۱۴۶) یا ہنگامے (۱۵۹) کے فرو کرنے کے لیے یا کسی

ایسے شخص کے گرفتار کرنے کے لیے جسپر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو یا جو
کسی جرم کا یا حراست جائز سے بہاگ جانیکا مجرم ہوا ہو تو شخص مذکور کو قید
محض کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چھہ مہینے تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا
جسکی مقدار پانسو روپیہ تک ہوسکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی۔

جن اشخاص پر کہ بموجب کسی قانون کے امداد دہی ملازم سرکاری کی واجب ہے اور وہ
اوسکو ترک کرین تو بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہونگے۔ یہ ہر شخص کو لازم و واجب ہے کہ
جب مجسٹریٹ یا اہلکار پولیس ہنگام عدم انسداد فتور یا امن خلائق یا دبانے بلوہ یا ہنگامہ یا گرفتار
کرنے ایسے شخص کے جسکو مجسٹریٹ یا اہلکار پولیس مذکور گرفتار کرنے کا مجاز ہے اوس سے
اعانت طلب کرے تو اوسکو مدد دیوے دفعہ ۶۲۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع ملازمان پولس بلا اجرای وارنٹ بھی بعض
صورتون مین ملزمون کو گرفتار کرسکتے ہین دیکھو دفعہ ۱۰۰۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع

دفعہ ۱۸۸

سرکاری ملازم کے باضابطہ مشہور کرائے ہوئے حکم سے عدول کرنا

جو کوئی شخص (۱۱) یہ جانکر کہ اوسکو کسی حکم کے ذریعے سے
جو کسی ایسے سرکاری ملازم نے مشہور کرایا ہو جو قانون
کی رو سے ایسے حکم کے مشہور کرانیکا مجاز ہے کسی خاص
فعل (۳۳) سے باز رہے یا کسی خاص مال کی نسبت جو اوسکے
قبضے یا اہتمام مین ہے کوئی خاص بندوبست کرنے کی ہدایت ہوئی ہے
اور وہ شخص اوس ہدایت سے انحراف کرے تو اگر وہ انحراف اون لوگونکو
جو کسی کار جائز مین مصروف ہین مزاحمت یا رنج یا نقصان یا مزاحمت یا رنج

مص ۱۱ ص ن

یا نقصان کا خطرہ پہونچائے یا پہنچانے کی طرف منجر ہو تو اوس شخص کو قید محض کی سزا دیجائیگی جو ایک مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار دو سو روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائینگی —

ض مفصلہ

اور اگر وہ انحراف انسان کی جان یا عافیت یا امن کو خطرہ پہونچائے یا پہونچانے کی طرف منجر ہو یا کوئی بلوا (۱۴۶) یا ہنگامہ (۱۵۹) برپا کرے یا برپا کرنے کی طرف منجر ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائین گی

تشریح یہ ضرور نہین ہے کہ نقصان پہونچانا مجرم کی نیت مین ہو یا اس امر کا احتمال اوسکے ذہن مین ہو کہ اوسکی انحراف سے نقصان پیدا ہوگا بلکہ اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اوس حکم کو جانتا ہو جس سے وہ انحراف کرتا ہے اور یہ کہ اوسکا انحراف نقصان پیدا کرتا ہے یا اوس سے نقصان پیدا ہونیکا احتمال ہے —

تمثیل

کوئی حکم کسی سرکاری ملازم کی جانب سے جو قانون کی رو سے ایسا حکم مشتہر کرانیکا مجاز ہے اس ہدایت سے مشتہر کرایا گیا ہو کہ کوئی مذہبی مجمع بہت اجتماعی کسی خاص کوچے سے ہو کر نہ نکلے اور زید جان بوجھکر اس حکم سے انحراف کرے اور اس باعث سے بلوے کا خطرہ پیدا کرے تو زید اوس جرم کا مرتکب ہوگا جس کی تعریف اس دفعہ مین کی گئی ہے —

اگر کوئی ملازم سرکاری کسی حکم کو باضابطہ مشہور کرائے اور اوس سے باوجود واقف ہونیکے کوئی عدول کرے تو وہ مستوجب سزا کا بموجب اس دفعہ کے ہوگا۔ احکام جو پیشگاہ صاحب مجسٹریٹ سی اسطرحپر صادر ہونگے وہ نسبت استحقاق کسی شے کے نہین ہونگے کیونکہ یہ کار عدالت دیوانی کا ہے بلکہ صاحب مجسٹریٹ کے پیشگاہ سے ایسے احکام صادر ہونگے جو لوگون کے عاقبت و آسایش کے متعلق ہین یہ امر قابل لحاظ نہین ہوگا کہ جو حکم صاحب مجسٹریٹ نے صادر کیا وہ مناسب ہے یا غیر مناسب بہر صورت تعمیل اوسکی واجب ہوگی الا در صورتیکہ صاحب مجسٹریٹ نے اپنے منصب کے خلاف کوئی حکم صادر کیا ہو دیکھو فیصلہ نظامت عدالت ممالک مغربی نمبری ۲- مورخہ ۱۴- اگست ۱۸۶۲ عیسوی سرکار مدعی بنام اکبر علیخان مدعا علیہ اپیلانٹ۔ اگر ایک مکان کی نسبت تنازع ہو کہ زید کا ہے یا عمرو کا اوسکی نسبت صاحب مجسٹریٹ کو کچہ دخل نہین ہوسکتا بلکہ عدالت دیوانی سے اسکا تفصیہ ہوگا لیکن اگر وہ مکان غیر آباد ہے اور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اوسمین اندیشہ اسکا پیدا ہوسکتا ہے کہ اوسمین چور اگر بہ اطمینان گرد نواح کے مکانات مین نقب لگا کر چوری کرین تو صاحب مجسٹریٹ کو اختیار ہوگا کہ مالک مکان کو حکم دیوین کہ وہ اپنے مکان کو آباد کرے یا کوئی شخص اوسکی حفاظت کے واسطے ملازم رکھے یا اگر مکان شکستہ ہو اور سر راہ واقع ہو اور احتمال اوسکے گرنیکا ہو تو صاحب مجسٹریٹ مجاز اس امر کے ہین کہ حکم دیوین کہ مرمت مکان کی ایک عرصہ مناسب کے اندر کیجاوے ورنہ مکان منہدم گرادیا جاویگا۔ اسی قسم کے بہت سے احکامات ہین کہ جنکی اجرا کے صاحب مجسٹریٹ مجاز

ہین اور اونہین مداخلت عدالت دیوانی کی کسیطرح نہین ہوسکتی اس مقام پر دفعات ۶۲ و ۶۳ ایکٹ ۲۵ - ۱۸۶۱ع کی قابل دیکھنے کے ہین ——

دفعہ ۱۸۹ سرکاری ملازم کو نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا

جوکوئی شخص (۱) کسی سرکاری ملازم (۲) کو یا اوس شخص کو جسکی نسبت وہ باور کرتا ہو کہ اوس سرکاری ملازم کو اوس شخص سے غرض ہے اس لیے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے کہ اوس ملازم کو کسی ایسے فعل (۳۳) کے کرنے یا کسی ایسے فعل کے کرنے سے باز رہنے یا اوسکے کرنے مین تاخیر کرنے کی تحریک کرے جو اوس سرکاری ملازم کے لوازم منصبی کے نفاذ سے تعلق رکھتا ہو تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی

مثلاً اگر زید کسی ملازم پولیس کو یہ دھمکی دے کہ میرے موافق میرے مقدمہ مین کیفیت لکھنا ورنہ فلان مقدمہ مین جو آپ نے رشوت لی ہے اوسکا حال صاحب مجسٹریٹ سے کہدونگا تو آیا یہ دھمکی داخل جرم دفعہ ہذا ہے یا نہین - ہماری راے مین ہے - کیونکہ ملازم پولس کو نقصان پہونچانے کی دھمکی دینا ہے اور اس ذریعے سے اوسکو اوس فعل کے کرنے کی تحریک کرتا ہے کہ جو اوسکے منصب سے تعلق رکھتا ہے - اب فرض کرو کہ زید ملازم پولس سے یہ کہتا ہے کہ آپ اس مقدمہ کی تحقیقات بخوبی کرلیوین اگر آپ

تحقیقات مکمل نہین کرینگے تو مین اسکی شکایت کرونگا پس ایسا کہنا اوسکا چونکہ بیجا

نہین ہے بلکہ اگر دھمکی بہی سمجھی جاوے تو ایسے امر کی ہے کہ جسکا کرنا ملازم پولس

پر واجب ہے لہذا یہ گفتگو زید کی داخل جرم نہ سمجھی جاوے گی۔

دفعہ ١٩٠ — کسی شخص کو سرکاری ملازم سے درخواست محافظت کرنے سے باز رہنے کی تحریک کرنے کیلئے نقصان کی دھمکی دینا

جو کوئی شخص (١١) کسی شخص کو اس غرض سے نقصان پہونچانے کی دھمکی دے کہ وہ کسی نقصان سے محافظت کیئے جانے کے لیے کسی ایسے سرکاری ملازم ١٢ کے حضور مین حسب قانون درخواست کرنے سے باز رہے یا دست کش ہو جاوے اوس سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ایسی محافظت کرنے یا کرانے کا قانوناً مجاز ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قیدی (٥٣) کی سزا دیجائیگی جس کی میعاد ایک برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

نقصان پہونچانے کی دھمکی دے۔ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ کوئی شخص حالت غصہ مین

کوئی بات ایسی کہے جس سے ظاہرا یہ معلوم ہو کہ اوسکا ارادہ نقصان پہونچانیکا ہے

بلکہ وہ دھمکی ایسی ہو کہ جس سے وہ شخص جسکو دھمکی دی گئی ہو یہ سمجھے کہ کاش مین ایسا

نہ کرونگا تو یقینی میرا نقصان ہوگا۔

گیارہوان باب

جھوٹی گواہی اور جرائم مخالف معدلت عامہ کی بیان مین

اس باب مین اون جرائم کی سزا ہے کہ جن سے انصاف مین بڑا خلل و فتور پڑتا ہے اور وہ کسی اور باب مین شامل بھی نہین ہو سکتے اور مستوجب سزای سنگین ہین — جرم جھوٹی گواہی دینے کا جو اس باب مین ایک جرم ہے سابق اوسکو جرم حلف دروغی کہتے تھے لیکن اوس جرم مین اسقدر وسعت نہین تھی کہ جو اس جرم مین رکھی گئی ہے

دفعہ ۱۹۱ — جھوٹی گواہی دینا

کوئی شخص جسپر قانوناً حلف (۵۱) کی رو سے یا قانون کے کسی خاص حکم سے سچ سچ بیان کرنا یا قانون کی رو سے کسی امر کی نسبت کچھ بیان کرنا واجب ہو کوئی ایسا بیان کرے جو جھوٹا ہو اور جسکو وہ جھوٹا جانتا خواہ جھوٹا باور کرتا ہو یا جسکو وہ سچا باور نکرتا ہو تو کہا جائیگا کہ اوس نے جھوٹی گواہی دی —

پہلی تشریح کوئی بیان عام اس سے کہ وہ زبان سے کیا جاے یا کسی اور طرح اس دفعہ کی مراد مین داخل ہے —

دوسری تشریح کوئی جھوٹا بیان جو تصدیق کرنیوالا شخص اپنے دانست کی نسبت

کرے اس دفعہ کی مراد مین داخل ہے اور جیسے کہ کوئی شخص یہ بیان کرتا ہے کہ مین فلانی بات جانتا ہون جسکو وہ نہ جانتا ہو جہوٹی گواہی دینے کا مجرم ہے ویسی ہی وہ شخص بہی جہوٹی گواہی دینے کا مجرم ہو سکتا ہے جو بیان کرے کہ مین فلانی بات کو باور کرتا ہون جسکو وہ باور نکرتا ہو +

تمثیلین

(ا) زید ایک واجبی دعوے کی تایید مین جو ایک ہزار روپیہ کی بابت بکر عمرو پر رکہتا ہو مقدمے کی درپیشی کے وقت جہوٹا حلف اوٹہائے کہ مین نے عمرو کو بکر کے دعوے کے واجبی ہونے کا اقبال کرتے سُنا ہے تو زید نے جہوٹی گواہی دی۔

(ب) زید جس پر ایک حلف کی روسے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے یہ بیان کرے کہ مین باور کرتا ہون کہ فلانے دستخط بکر کے ہاتہ کے لکہے ہوئے ہین جبکہ وہ اوس دستخط کو بکر کے ہاتہ کے لکہے ہوئے باور نہین کرتا تو اس صورت مین زید نے وہ بیان کیا جسکو وہ جہوٹا جانتا ہے اور اسی لیے اوس نے جہوٹی گواہی دی

(ج) زید جو بکر کے خط کی شان پہنچانتا ہے یہ بیان کرے کہ مین باور کرتا ہون کہ فلانے دستخط بکر کے ہاتہ کے لکہے ہوئے ہین اور نیک نیتی سے ایسا ہی باور کرتا ہو تو اس صورت مین زید کا بیان صرف اپنی دانست کی نسبت ہے اور وہ اوسکی دانست کی نسبت سچا ہے اور اس لیے زید نے جہوٹی گواہی نہین دی گو وہ دستخط بکر کے ہاتہ کا لکہا نہ ہو +

(د) زید جس پر ایک حلف کی روسے سچ سچ بیان کرنا واجب ہے یہ بیان کرے کہ مین جانتا ہون کہ بکر فلان دن فلان جگہ موجود تہا حالانکہ وہ اس امر کی نسبت کچہ نہ جانتا ہو تو زید نے جہوٹی گواہی دی

عام اس سے کہ بکر اوس روز اوس جگہہ موجود تھا یا نہین

(٥) زید ترجمان یا مترجم ہے جسپر حلف کی روسے واجب ہے کہ کسی بیان یا دستاویز کا زبانی یا تحریری سچا ترجمہ کرے اور وہ زبانی یا تحریری سچے ترجمے کے طور پر اوسکا ایسا زبانی یا تحریری جھوٹ ترجمہ کرے یا اوسکی تصدیق کرے جو سچا نہ ہو اور جس کا سچا ہونا وہ باور نکرتا ہو تو زید نے جھوٹی گواہی دی +

بموجب قانون سابق کے اگر ایک شخص دو مرتبہ دو اظہار بحلف دیتا تھا اور وہ دونون آپس مین مختلف ہوتے تھے تو صرف اسیقدر ثبوت جرم حلف دروغی کے واسطے کفایت کرتا تھا مگر اب اسقدر ثبوت کافی ہوگا کہ جو ملزم نے بیان کیا وہ جھوٹ ہے اور ملزم بھی اوسکو جھوٹ جانتا تھا۔ اس دفعہ کی روسے صرف بحلف جھوٹ بیان کرنا ہی داخل جرم نہین ہے بلکہ ہر حالت مین جب کسی شخص پر سچ سچ بیان کرنا واجب ہو اور وہ ایسا نکرے تو اس جرم کا مرتکب سمجھا جاویگا لیکن جہان حلف دینا چاہیے حلف سہواً نہ دیا جاوے تو جو قانونی مجبوری کہ بوجہ حلف کے سچ بولنے کی نسبت ہوتی ہے وہ نہین ہوتی اور ایسی حالت مین اگر وہ جھوٹ بولے تو اس جرم کا مرتکب نہین ہے۔ ممکن ہے کہ کسی شخص کا بیان جھوٹ ہو گو جس امر اصلی کی نسبت وہ بیان ہو وہ سچ ہو مثلاً کوئی شخص بیان کرے کہ میرے روبرو زید نے عمرو کو مارا گو یہ امر صحیح ہو کہ زید نے عمرو کو مارا لیکن جس حالت مین کہ یہ امر ثابت ہو جاوے کہ بروقت مارے جانے عمرو کے وہ شخص موجود نہ تھا تو اوسکی نسبت یہ سمجھا جاوے گا کہ گویا اوس نے

جھوٹی گواہی دی - اگر کوئی امر جان بوجھکر جھوٹ کہا جاوے یا بطور سچ کے ایک امر ظاہر کیا جاوے جسکی سچ کی نسبت اعتبار نہو اور قصداً ایسا بیان کیا گیا ہو تو یہ امر بھی داخل جرم ہے - حکام صدر نظامت ممالک مغربی نے اپنے سرکلر نمبر ۱۵ مورخہ ۳۰ - جون ۱۸۶۲ء مین جو فرق درمیان حلف دروغی سابق و جھوٹی گواہی مندرجہ دفعہ ہذا کے مندرج کیا ہے وہ ذیل مین مندرج کیا جاتا ہے +

حکام کا یہ ارشاد ہے کہ جملہ حاکمان فوجداری نسبت اوس فرق کے متوجہ ہون جو مابین جرم جھوٹی گواہی دینے معرفہ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ قوانین تعزیرات ہند یعنی ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء اور جرم حلف دروغی مصرحۂ قانون سابق منسوخۂ حال کے پایا جاتا ہے +

۲ - بموجب شرع محمدی کے مختلف طور پر بیان کرنا کسی امر کا از روے حلف یا اقرار صالح کے داخل حلف دروغی ہے اور ایسی صورتمین عدالتون سے سزای حلف دروغی ہوتی تھی لیکن حسب منشاء مجموعۂ تعزیرات ہند صرف ایک امر کے بطور مخالف بیان کرنے سے جھوٹی گواہی دینے کا جرم لازم نہین آتا بلکہ واسطے قائم ہونے مواخذہ اس جرم کے ثبوت ان امور کا ضرور ہے -

یعنی اول - یہ کہ شخص ملزم پر قانوناً حلف کی روسے یا قانون کے کسی خاص حکم سے سچ سچ بیان کرنا یا قانون کی روسے کسی امر کی نسبت کچھ بیان کرنا واجب تھا

دوم - یہ کہ امر مبنیہ جھوٹا ہے -

سوم - یہ کہ مظہر اپنے بیان کو جھوٹا جانتا تھا خواہ جھوٹا باور کرتا یا سچا باور نکرتا تھا

۳- بغرض اطلاق جھوٹی گواہی دینے کے اب یہ ضرور نہین ہے کہ بیان نسبت
ایسے امر کے ہو جو نتیجہ تجویز مقدمہ مین موثر ہو بلکہ جھوٹی گواہی دینے کا جرم
اوس صورت مین لازم آوے گا کہ جب کوئی جھوٹا امر عمداً بیان کیا جائے اور تینون
مراتب مذکورۂ بالا بھی ثابت ہون اور جس عہدہ دار کے روبرو ایسا امر بیان کیا جاوے
اوسکو اختیار ہے کہ اشخاص مرتکب کو بعلت دینے جھوٹی گواہی کے سپرد دورہ کرے
یا نہ کرے لیکن اس اختیار کے عمل درآمد مین احتیاط و جزم قرار واقعی ملحوظ رہے +
بمقدمہ سرکار مدعی بنام فضل حسین مدعی علیہ منفصلہ ۲- جولائی سنہ ۱۸۶۲ء حکام نظامت عدالت
نے یہ تجویز فرمائی کہ جرم حلف دروغی یا جھوٹی گواہی دینے کے ثبوت کے واسطے یہ ضرور
ہے کہ حلف بموجب ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۴۰ء کے دیا جاوے اور قرآن کا حلف دینا کسی مقدمہ
مین حلف جائز متصور نہین ہو سکتا-

حاشیہ دفعہ ۱۹۱ بھی قابل دیکھنے کے ہے

دفعہ ۱۹۲

جھوٹی گواہی بنانا

جو کوئی شخص کوئی صورت پیدا کرے یا کسی کتاب یا کسی کاغذ سررشتہ مین کوئی جھوٹی تحریر بنائی یا کوئی دستاویز ۲۹ جس مین کوئی جھوٹا بیان مندرج ہو بنائی اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر یا جھوٹا بیان عدالت کی کسی کارروائی مین یا کسی کارروائی مین جو قانون کی رو سے کسی سرکاری ملازم ۲۱ کے روبرو اوسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے یا کسی ثالث کے روبرو ہو رہی ہو وجہ ثبوت مین

پیش ہو سکے اور اس نیت سے کہ وہ صورت یا جھوٹی تحریر یا جھوٹا بیان جو اسطرح وجہ ثبوت مین پیش ہو سکے کسی ایسے شخص کو جو اوس کارروائی مین وجہ ثبوت کی نسبت رای لگائے گا کسی امر کی نسبت جو اوس کارروائی کے نتیجہ کے لیے اہم ہے غلط رائے بہم پہونچانے کا باعث ہو سکے تو کہا جائے گا کہ اوس شخص نے جھوٹی گواہی بنائی

تمثیلین

(ا) زید کسی صندوق مین جو بکر کا ہے اس نیت سے کچھ زیور رکھدے کہ وہ زیور اوس صندوق سے برآمد ہو اور یہ صورت بکر کو سرقہ کا مجرم ثابت کرائے تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی —

(ب) زید اپنی دوکان کی بہی کہاتے مین اس غرض سے کوئی جھوٹی تحریر بنائے کہ وہ اونکو کسی کورٹ آف جسٹس مین بمنزلہ ثبوت موید کام مین لائے تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی —

(ج) زید اس نیت سے کہ بکر کو مشورہ مجرمانہ کا مجرم ثابت کرائے اسطرح ایک چٹھی لکھے کہ اوسمین بکر کے خط سے اپنا خط ملا دے اور وہ چٹھی اوس مشورہ مجرمانہ کے کسی شریک کے نام لکھی ہوی جانی جاسے اور اوس چٹھی کو ایسی جگہ رکھو جہان وہ جانتا ہو کہ غالباً پولس کے عہدہ دار تلاش کرلین گے تو زید نے جھوٹی گواہی بنائی +

جرم مندرجہ دفعہ ہذا بھی مثل جھوٹی گواہی کے مخالف معدلت عامہ ہے اکثر عدالتون مین گواہون کے بیانات پر بمقابلہ کاغذات و اسناد تحریری کے کمتر التفات ہوتا ہے پس اگر کوئی شخص اس نیت سے جھوٹی گواہی بناوے کہ اوسکے ذریعے سے حاکم مجوز کی رائے مین کسی امر اہم متعلقہ مقدمہ کی نسبت غلطی واقع ہو اور اوس سے اوس شخص

کو فائدہ پہونچے تو ایسا جرم کسی طرح پر جہوٹی گواہی دینے کے جرم سے کمتر متصور
نہین ہو سکتا لیکن اب یہ امر قابل اظہار ہے کہ اگر جہوٹی گواہی کسی راست معاملہ
مین بطور وجہ ثبوت کے پیش کرنے کے لیے بنائی جاوے تو آیا وہ بہی داخل جرم
ہے یا نہین۔ مثلاً فرض کرو کہ ایک بزاز سے کسی نے پچاس روپیہ کا کپڑا خریدا مگر
قیمت اوسکو ندی اور بزاز بہی اپنی بہی مین اوس رقم کو لکہنا بہول گیا۔ جب اوسکو
روپیہ وصول نہوا اور نہ اوس نے اپنی بہی مین وہ رقم مندرج پائی تو اوس نے
اس نیت سے کہ عدالت مین نالش رجوع کرون اور بطور وجہ ثبوت کے اپنی بہی کو
پیش کرون اوس بہی مین وہ رقم بنام خریدار مندرج کردی تو آیا ایسی تحریر بہی بموجب
داخل جہوٹی گواہی بنانے کے ہو سکتی ہے یا نہین۔ بالضرور ہو سکتی ہے اور منشاء
دفعہ ہذا سے خارج نہین کیونکہ منشاء دفعہ ہذا یہ ہے کہ جہوٹی تحریر جو عدالت کی کسی
کارروائی مین کسی سرکاری ملازم کے روبرو وجہ ثبوت مین پیش ہو اس نیت سے کہ
وہ جہوٹی تحریر اوس ملازم سرکاری کو کسی امر کی نسبت جو اوس کارروائی کے نتیجہ
کے لیے اہم ہے غلط رائے بہم پہونچانے کا باعث ہو تو کہا جاوے گا کہ اوس شخص
نے جہوٹی گواہی بنائی۔ ہرچند ایسی رقم کے بہی کے مندرج کرنے مین کچہ انصاف مین
نقصان نہین پہونچتا بلکہ یک گونہ مدد پہونچتی ہے لیکن چونکہ اس مقدمہ مین امر اہم یہی ہے
کہ آیا بہی مین حسب قاعدہ رقم مندرج ہوئی ہے یا نہین اور اس امر اہم کی نسبت گویا
اس تحریر سے سامان غلط رائے کا مجوز کے واسطے بزاز نے مہیا کیا لہذا یہ تحریر بہی

داخل جھوٹی گواہی بنانے کے بھی جاوے گی۔ لیکن جرم جھوٹی گواہی دینے مندرجہ
دفعہ ۱۹۱ مین بخلاف اس دفعہ کے کوئی قید اس قسم کی نہین ہے کہ جھوٹ بنسبت
کسی امر اہم کے بیان کیا جاوے بلکہ عام جھوٹ بیان کرنا جرم قرار دیا گیا ہے

دفعہ ۱۹۳ — جھوٹی گواہی کی سزا

جو کوئی شخص عدالت کی کارروائی کی کسی حالت مین قصداً جھوٹی گواہی (۱۹۱) دے یا اس غرض سے جھوٹی گواہی بنائے (۱۹۲) کہ وہ عدالت کی کسی کارروائی کی کسی حالت مین کام مین لائی جاے تو اوس شخص کو دونون قسمون سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔۔۔

ایضاً — اور جو کوئی شخص قصداً کسی اور حال مین جھوٹی گواہی دے یا بنائے تو اوس کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین۳ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا +

پہلی تشریح جو کوئی مقدمہ کسی کورٹ مارشل یا کسی ملیٹری کورٹ آف ریکویسٹ کے حضور مین در پیش ہو اوسکی تحقیقات اور تجویز عدالت کی ایک کارروائی ہے +

دوسری تشریح کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) کے حضور کی کارروائی سے

ص س ب

پہلے جس تحقیقات کی نسبت قانون کی رو سے ہدایت ہو وہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) کے حضور مین واقع نہ ہو +

تمثیل

زید کسی تحقیقات مین جو مجسٹریٹ کے روبرو اس امر کی تنقیح کرنے کی غرض سے ہو رہی ہو کہ آیا بکر تجویز کے لیے سشن مین سپرد کیا جاوے یا نہین حلف سے کچہ بیان کرے جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو تو چونکہ یہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے اس لیے زید نے جھوٹی گواہی دی +

تیسری تشریح کوئی تحقیقات جسکے لیے قانون کے مطابق کسی کورٹ آف جسٹس کی جانب سے ہدایت ہو اور جو کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم کے مطابق عمل مین آئے عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے گو وہ تحقیقات کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور مین واقع نہو —

تمثیل

زید ایک تحقیقات مین کسی اہلکار کے روبرو جو کسی کورٹ آف جسٹس کی طرف سے بر سر زمین کسی اراضی کی حدود کو دریافت کرنے کے لیے معین ہوا ہو حلف کی رو سے کچہ بیان کرے جسکو وہ جھوٹا جانتا ہو تو چونکہ یہ تحقیقات عدالت کی کارروائی کی ایک حالت ہے تو زید نے جھوٹی گواہی دی —

اس دفعہ مین دو سزا ئین ہین یعنی اگر کوئی شخص کارروائی عدالت مین جھوٹی گواہی دے یا بناوے تو وہ زیادہ سزا کا اور جو کسی اور حال مین جھوٹی گواہی

دے تو اوس سے کمتر سزا کا مستوجب ہوگا دیکھو شرح دفعہ ۱۸۱ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۶۱ء
کی دفعات ۱۶۹ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ (جسطرح کہ ازروے ایکٹ ۸ سنہ ۶۹ عیسوی
کے ترمیم ہوکر قائم ہوئی ہے) و ۲۴۷ او ایکٹ ۲۳ سنہ ۱۸۶۱ ع کی دفعات ۱۶ و
۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و سرکلر صدر دیوانی عدالت ممالک مغربی نمبر ۱ - مورخہ یکم جنوری
سنہ ۶۳ ء و سرکلر نظامت عدالت ممالک مغربی نمبری ۱ - مورخہ ۶ - جنوری سنہ ۶۳ء
قابل دیکھنے کے ہین - عدالت کی کارروائی کی کسی حالت مین - اس سے یہ
مراد ہے کہ مثلاً جو مقدمات کہ مجسٹریٹ کی تجویز کے قابل ہون اونمین یا ایسے مقدمات
مین جو اوسکی تجویز کے قابل نہ ہون بلکہ عدالت سشن کی تجویز کے قابل ہون
اور اونکی ترتیب روبرو مجسٹریٹ کے ہو تو دونون صورتون مین اگر جھوٹی گواہی
دیجاوے یا بنائی جاوے تو ملزم قابل سزا کے متصور ہوگا - مثلاً زید روبرو مجسٹریٹ
کی یہ گواہی دے کہ مین نے عمرو کو خالد کا قتل کرتے ہوئے دیکھا اور اس ثبوت پر مقدمہ سپرد
سشن جج ہوا اور وہان جاکر وہ یہ بیان کرے کہ مینے خالد کا قتل کرتے ہوئے عمرو کو نہین
دیکھا تھا تو اسمین شک نہین کہ عمرو رہا ہو جاویگا اور ہرچند یہ معلوم نہین ہے کہ جو اظہار زید نے
روبرو مجسٹریٹ کی لکھوایا وہ صحیح تہا یا وہ جو اوسنے روبرو سشن جج کے لکھوایا مگر چونکہ دو نو مین
سے ایک غلط ہوگا اور اوسنے جھوٹ جانکر لکھوایا ہوگا لہذا وہ مجرم جھوٹی گواہی دینیکا متصور
ہوکر مستوجب سزا مندرجہ دفعہ ہذا کا ہوگا - ایک شخص نے وکیل پر روبرو صاحب جج کی دیوانی مین
نالش فریب کی کی صاحب جج نے بعد لینے اظہار بحلف مدعی کو مقدمہ کی تحقیقات کی وکیل پر الزام

ثابت نہوا عدالت سشن نے مدعی کو حسب دفعہ ۱۹۳ تعزیرات ہند جھوٹی گواہی مین سزا کر دی عندالاپیل حکام نظامت عدالت نے تجویز فرمائی کہ چونکہ ایسے مقدمہ مین صاحب جج دیوانی کو منصب حلف دینے و تحقیقات کرنے کا نہین پہونچ سکتا تھا پس کارروائی صاحب ممدوح کی نسبت حلف دینے کی خلاف قانون ہے اور مدعی علیہ رہا ہوا۔ دیکھو فیصلہ نظامت عدالت سرکار مدعی بنام بدہا مدعی علیہ منفصلہ ۵-جون ۶۳ سنہ ۱ع - کارروائی صاحب مجسٹریٹ کی حسب دفعہ ۳۱۰-ایکٹ ۲۵ سنہ ۶۱ع عدالتی کارروائی ہے فیصلہ ہائیکورٹ کلکتہ منفصلہ ۲۰-مئی ۶۷ سنہ ۱ع بمقدمہ ملکہ معظمہ مدعی بنام بلرام مدعی علیہ۔

دفعہ ۱۹۴ جرم قابل سزای موت کے ثابت کرانے کی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا

جو کوئی شخص (۱۱) جھوٹی گواہی دے ۱۹۱ یا بنائے ۱۹۲ اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسے جرم کا مجرم ثابت کرائے جسکی پاداش مین اس مجموعے کی روسے سزاے موت (۴۶) مقرر ہے تو شخص مذکور کو حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

اگر بیگناہ اوسکے سبب سے مجرم ثابت ہوجائے اور سزا کے

اور اگر کوئی بیگناہ شخص اوس جھوٹی گواہی کی سبب سے مجرم ثابت ہوجائے اور سزاے موت پاجائے

موت پا جائے	تو اوس شخص کو جس نے ایسی جھوٹی گواہی دی ہو

یا تو سزاے موت دی جائے گی یا وہ سزا جو اس دفعہ مین پہلے مذکور ہوئی ہے۔

دیکھو دفعہ ۱۲۹ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع +

س

دفعہ ۱۹۵

جرم قابل سزاے حبس بعبور دریاے شور یا قید کے ثابت کرانے کی نیت سے جھوٹی گواہی دینا یا بنانا

جو کوئی شخص جھوٹی گواہی (۱۹۱) دے یا بنائے (۱۹۲) اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوس جھوٹی گواہی کے باعث کسی شخص کو ایسی جرم (۴۰) کا مجرم ثابت کرائے جس کی پاداش مین اس مجموعے کی رو سے سزاے موت (۴۶) تو مقرر نہین ہے مگر حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید جسکی میعاد سات برس یا زیادہ ہے تو شخص مذکور کو وہ سزا دیجائیگی جسکا مستوجب وہ شخص ہے جو اوس جرم کا مجرم ثابت ہو جائے +

تمثیل

زید کسی کورٹ آف جسٹس کے حضور مین اس نیت سے جھوٹی گواہی دے کہ اوسکے ذریعے سے بکر کو ڈکیتی کا مجرم ثابت کرائے تو چونکہ ڈکیتی کے لیے حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید سخت کی سزا مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اس لیے زید اوس حبس دوام بعبور دریاے شور یا اوس قید سخت کا مع جرمانہ یا بلا جرمانہ مستوجب ہے +

دیکھو دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع -

جرم دینے ایسی گواہی کا اگر ص ہو تو یہ بھی ض ہے ورنہ نہین

جھوٹ جانی ہوئی وجہ ثبوت کو کام مین لانا -

دفعہ ۱۹۶ - جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی وجہ ثبوت کو جسے وہ جانتا ہے کہ جھوٹی یا بنائی ہوئی ہے سچی یا اصلی وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام مین لائے یا کام مین لانے کا اقدام کرے تو اوسکو اوسی طرح سزا دیجائیگی کہ گویا اوس نے جھوٹی گواہی (۱۹۱) دی یا بنائی (۱۹۲) +

جو شخص ایسی گواہی کو جو کہ بموجب دفعات ماسبق جرم ہے جھوٹی جانکر بطور وجہ ثبوت کے پیش کریگا تو وہ اوس سزا کا مستوجب ہوگا جو جھوٹی گواہی دینے والے یا جھوٹی گواہی بنانے والے کے واسطے معین ہے - وکلا و مختار وغیرہ جنکا یہ کام ہے کہ اپنے موکلون کی جانب سے ثبوت پیش کرین اس دفعہ کی روسے قابل سزا کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ اونکا یہ کام نہین ہے کہ جھوٹی یا سچی گواہی کے درمیان مین تمیز کرین چنانچہ اسی سبب سے فاسد طور سے وجہ ثبوت کی پیش کرنے کی شرط بھی اس دفعہ کے ساتھہ لگادی گئی ہے اِس جرم کے واسطے اول ثابت کرنا اس امر کا ضروری ہے کہ گواہی جھوٹی ہے یا جھوٹی بنائی گئی ہے دوم علم مجرمانہ ملزم کا - اکثر صورتون مین ملزم کا جھوٹی گواہی پیش کرنا ثبوت کافی اوسکے جرم کا سمجھا جاوے گا تاوقتیکہ وہ اپنی بی قصوری نہ ثابت کرے - اگر ایام نابالغی مین کسی شخص کی کوئی گواہی بنائی جاوے تو گو اوس سے اوس نابالغ کو فائدہ بھی پہونچا ہو تو بھی وہ مجرم متصور نہوگا

دیکھو دفعہ ۱۹۹- ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع-

دفعہ ۱۹۷- جو کوئی شخص کوئی ایسا سارٹیفکیٹ جاری کرے یا اوس پر دستخط کرے جسکا دیا جانا یا جسپر دستخط کیا جانا قانون کی رو سے ضرور ہے یا جو کسی ایسے امر واقعی سے متعلق ہو جسکی جو ثبوت کے طور پر وہ سارٹیفکیٹ قانوناً لیے جانے کے لائق ہے اور یہ جانکر یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) رکھکر کہ اوس سارٹیفکیٹ مین کوئی امر اہم جھوٹ لکھا ہے تو اوس شخص کو اوسیطرح سزا دیجائے گی کہ گویا اوس نے جھوٹی گواہی (۱۹۱) دی +

جھوٹا سارٹیفکٹ جاری کرنا یا اوسپر دستخط کرنا-

س
ص

اس دفعہ کی رو سے جھوٹا سارٹیفکیٹ جاری کرنا یا دستخط کرنا جرم قرار دیا گیا ہے صرف غلطی نام یا تاریخ یا اور کوئی غلطی جو اتفاق سے واقع ہو قابل لحاظ نہین ہے البتہ اگر کوئی امر اہم اوس سارٹیفکٹ مین جان بوجھہ کر جھوٹ لکھا جاوے تو وہ مجرم دفعہ ہذا متصور ہوگا- سارٹیفکٹ مین جعل بنانا اس دفعہ کا مقصود نہین ہے-

دفعہ ۱۹۸- جو کوئی شخص فاسد طور سے کسی ایسے سارٹیفکیٹ کو سچی سارٹیفکیٹ کی حیثیت سے کام مین لائے یا کام مین لانے کا اقدام کرے یہ جانکر کہ اوس سارٹیفکٹ مین کوئی امر اہم جھوٹ لکھا ہے تو اوسکو اوسیطرح سزا دیجائیگی کہ گویا اوس نے جھوٹی گواہی (۱۹۱) دی

کسی سارٹیفکٹ کو جسمین کوئی امر اہم جھوٹ جانا ہوا ہے سچے سارٹیفکٹ کی حیثیت سے کام مین لانا-

س
ص

دفعہ ۱۹۹ - جو کوئی شخص کسی اظہار مین جو اوس نے دیا یا جس پر اوسنے دستخط کیا ہو اور جس اظہار کو کسی امر وقوعی کی وجہ ثبوت کے طور پر لے لینا کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) یا کسی سرکاری ملازم (۲۱) یا کسی اور شخص (۱۱) پر قانوناً واجب یا اوسکے لیے قانوناً جائز ہو اوس مطلب کی کسی امر اہم کی نسبت جسکے لیے وہ اظہار دیا گیا یا کام مین لایا گیا ہے کچہ بیان کرے جو جھوٹا ہو یا جسکا جھوٹا ہونا یا تو وہ جانتا یا باور کرتا ہو یا جسکا سچا ہونا وہ باور نہ کرتا ہو تو اوس شخص کو اوسیطرح سزا دیجائیگی کہ گویا اوسنے جھوٹی گواہی (۱۹۱) دی +

کسی اظہار مین جو قانون کی رو سے وجہ ثبوت کے طور پر لیے جانے کے لائق ہے جھوٹ بیان کرنا

لفظ اظہار جو اس دفعہ مین مندرج ہے اوس سے صرف وہ معنی اصطلاحی اظہار کے نہ سمجھنے چاہئین جس مین کہ وہ مستعمل ہے بلکہ جو بیان تحریر سے ظاہر کیا جاوے وہ بھی داخل اظہار مندرجہ دفعہ ہذا متصور ہو گا چنانچہ اس دفعہ مین وہ عبارت تصدیق بھی شامل ہے جو بموجب ایکٹ ۸ سنہ ۱۸۵۹ع دفعات ۲۷ و ۱۰۰ و ۱۶۴ کے عرائض پر جو بطور وجہ ثبوت کے پیش کی جاتی ہین لکھی جاتی ہے اور جسکا جھوٹ لکھنا بموجب دفعہ ۴۲ - ایکٹ مذکور کے جرم ہے یا ایسی تصدیق جو بموجب ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۵۹ع عرضی دعوے پر کیجاوے - دیکھو دفعہ ۳۶ - ایکٹ ۱۰ - سنہ ۱۸۵۹ عیسوی بہ مقدمہ سرکار مدعی بنام بیچے لعل وہیرا لعل مدعی علیہ اپیلانٹ حکام نظامت ممالک

مغربی نے یہ تجویز فرمائی کہ اگر کوئی شخص کسی دستاویز پر عبارت تصدیق لکھدیوی

کہ جسکا لکھنا بموجب قانون کے لازم نہ ہو تو نویسندۂ تصدیق جہوٹے اظہار کا

حسب مراد دفعہ ۱۰۹ و ۱۹۹ تعزیرات ہند کے مجرم نہین ہوسکتا مقدمہ داخل خارج

مین بلا حلف تحصیلدار کے روبرو جہوٹا اظہار دینا ایسا اظہار نہین ہے کہ جسکا دینا

حسب دفعہ ۱۹۹ جرم سمجہا جاوے دیکہو فیصلہ نظامت عدالت بہ مقدمہ سرکار مدعی

بنام جوالا پرشاد مدعی علیہ اپیلانٹ منفصلہ ۱۲ - نومبر ۱۸۶۵ء نسبت کارروائی اس

جرم کے دیکہو دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء -

دفعہ ۲۰۰ - جو کوئی شخص (۱۱) فاسد طور سے کسی ایسے اظہار کو سچے اظہار کی حیثیت سے کام مین لائے یا کام مین لانیکا اقدام کرے یہ جانکر کہ اوسمین کوئی امر اہم جہوٹا ہے تو اوسکو اوسیطرح سزا دیجائے گی کہ گویا اوس نے جہوٹی گواہی (۱۹۱) دی +

جہوٹ جانے ہوئے کسی ایسے اظہار کو سچے کی حیثیت سے کام مین لانا -

س ص

تشریح ہر ایک ایسا اظہار جو صرف کسی نے ضابطگی کی وجہ سے لی لیے جانے کے قابل نہو دفعہ ۱۹۹ اور ۲۰۰ - کی مراد مین داخل ہے +

جو جہوٹا اظہار کہ بموجب دفعہ ۱۹۹ جرم ہے اگر اوسکو کوئی جان بوجہکر فاسد طور سے بہ سچی وجہ ثبوت کی حیثیت سے کام مین لاوے گا تو مرتکب جرم مندرجۂ دفعۂ ہذا ہوگا دیکہو حاشیۂ دفعہ ۱۹۶ - و دفعہ ۱۶۹ ا - ایکٹ ۲۵ - سنہ ۱۸۶۱ء +

س ص

دفعہ ۲۰۱ — جو کوئی شخص یہ جانکر یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ رکھکر کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا اوس جرم کی ارتکاب کی کسی وجہ ثبوت کو اس نیت سے غائب کرا دی کہ مجرم کو سزاے جائز سے بچائے یا اسی نیت سی اوس جرم کی نسبت کچھ خبر دے جسکا جھوٹا ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو تو اگر اوس جرم کی یاداشت مین جس کو وہ جانتا یا باور کرتا ہے کہ اوسکا ارتکاب ہوا سزاے موت مقرر ہے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور

مجرم کو بچانے کے لیے ارتکاب کیے ہوئے کسی جرم کی وجہ ثبوت کو غائب کرا دینا یا اوسکی نسبت جھوٹی خبر دینا۔

اگر مستوجب سزای موت ہو

مس ص ص

اگر اوس جرم کی یاداشت مین حبس دوام بعبور دریای شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہی تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۳) کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا اور

اگر مستوجب حبس بعبور دریای شور ہو

مص یا وہ عدالت جو تجویز جرم کی کر سکتی ہی ص

اگر اوس جرم کی یاداشت مین ایسی قید کی سزا مقرر ہے جسکی میعاد دس برس سے کم ہو تو اوس شخص کو اوس

اگر مستوجب قید کم از دہ سال ہو

قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے اور جسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی

تمثیل

زید یہ جانکر کہ بکر نے خالد کو مار ڈالا ہے لاش چھپانے مین اس نیت سے بکر کی مدد کرے کہ بکر کو سزا سے بچائے تو زید سات برس کے لیے دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہے اور جرمانہ کا بھی مستوجب ہے۔

ہر شخص پر واجب ہے کہ انصاف کرنے مین سرکار کی مدد کرے اور بعض ذمہ دار بھی اسکے کیے گئے ہین لیکن جو شخص کہ ذمہ دار نہین ہے اگر وہ مدد نہ دے تو یہ بھی نہین چاہیے کہ سرکار کے خلاف ہو کر کسی جرم کی وجہ ثبوت کو غائب کرے۔

یہ دفعہ عام ہے اور ہر شخص سے تعلق اوسکا برابر ہے اور اسمین تین قسم کی سزائین باندازۂ جرم کے مندرج ہین۔ ثبوت اس جرم کے واسطے اول اسکا ثابت ہونا چاہیے کہ واقعی کسی جرم کا ارتکاب ہوا اور اوس سے ملزم کو بھی واقفیت تھی۔ دوم یہ کہ اصل مرتکب جرم کو سزا سے بچانا ملزم کی نیت مین تھا۔ اگر ملزم مندرجہ دفعہ ہذا کو اصل مرتکب جرم کے ساتھہ کچھ واسطہ بھی نہ ہو تو بھی وہ مرتکب جرم متصور ہوگا بشرطیکہ وہ سرکاری ملازم کی کارروائی مین حسب مندرجۂ بالا مخل ہو

وجہ ثبوت کو غائب کراوے۔ مثلاً ایک شخص مرتکب قتل ہوا تو اگر کوئی دوسرا شخص آلۂ قتل کو دریا مین ڈلوا دے وخون کی چھینٹین جو قاتل کے کپڑون پر پڑی ہوئی ہین اونکو دہلوا ڈالے تو اوسکی نسبت یہ سمجھا جاوے گا کہ اوسنے وجہ ثبوت قتل کو اس نیت سے غائب کیا کہ قاتل سزا سے بچ جاوے۔ اگر کوئی شخص مثلاً مضروبی شدید کا مرتکب ہوا اور جرم مندرجۂ دفعہ ہذا کا بھی ارتکاب کرے تو اوسکو دونون جرم مین سزا نہین ملے گی کیونکہ اس دفعہ کی رو سے غیر شخص کے ارتکاب کیے ہوئی جرم کی وجہ ثبوت کو غائب کرنا جرم ہے اور نہ خود اپنے ارتکاب کیے ہوئی جرم کی وجہ ثبوت کو غائب کرنا جرم ہے۔

مضمون

دفعہ ۲۰۲۔ جو کوئی شخص (۱) یہ جانکر یا اس امر کے باور کرنے کی وجہ (۲) رکھکر کہ کسی جرم (۳) کا ارتکاب ہوا قصداً اوس جرم کی نسبت کوئی ایسی خبر دینی ترک کرے جسکا دینا قانوناً اوس پر واجب ہے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد چھ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

کسی جرم کی خبر دینے کو وہ شخص قصداً ترک کرے جسپر خبر دینا واجب ہے

جرم مندرجۂ دفعہ ہذا اون لوگون سے متعلق ہے جن پر بموجب کسی قانون کے اطلاع دینا کسی جرم کا واجب ہی۔ اس جرم کے ثبوت کے واسطے ضرور ہی کہ اول کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو اور دوم اوس جرم سے اوس شخص کو جسپر اطلاع کرنا واجب ہے

اطلاع ہوئی ہو۔

دیکھو حاشیۂ دفعہ ۱۷۶۔

دفعہ ۲۰۳ ارتکاب کیے ہوئے کسی جرم کی نسبت جھوٹ خبر دینا

جو کوئی شخص (۱۱) یہ جانکریا اس امر کے باور کرنیکی وجہ (۲۶) رکھکر کہ کسی جرم (۴۰) کا ارتکاب ہوا ہے اوس جرم کی نسبت کوئی خبر دے جسکا جھوٹا ہونا وہ جانتا یا باور کرتا ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی۔

اگر کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو اور اوسکی نسبت جان بوجھ کر جھوٹی خبر کوئی شخص دیوے تو وہ مرتکب جرم مندرجۂ دفعہ ہذا ہوگا۔ اس جرم کے واسطے اوس جرم کا واقع ہونا جسکی خبر جھوٹ دی گئی ہو اور نیز جان بوجھکر ایسی خبر دینا دو امر ضروری ہین

دیکھو حاشیۂ دفعہ ۱۷۷

دفعہ ۲۰۴ وجہ ثبوت کے طور پر کسی دستاویز کا پیش کیا جانا روک دینے کے لیے اوسے ضائع کرنا۔

جو کوئی شخص کسی ایسی دستاویز (۲۹) کو چھپائے یا تلف کر ڈالے جسکو وہ کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) کے حضور مین یا کسی کارروائی مین جو قانون کے مطابق کسی سرکاری ملازم (۲۱) کے روبرو اوسکے سرکاری ملازمی کی حیثیت سے ہو رہی ہو ثبوت کی

طور پر پیش کرنے کے لیے قانوناً مجبور ہو سکتی یا اوس تمام دستاویز یا اوسکے کسی جزو کو مٹا ڈالے یا ایسا کردے کہ پڑھی نہ جا لے اس نیت سے کہ اوس کورٹ یا اوس سرکاری ملازم مذکور الصدر کے حضور مین اوس دستاویز کا وجہ ثبوت کے طور پر پیش ہونا یا کام مین آنا روک دے یا بعد اسکے کہ اوسکو بغرض مذکور اوس دستاویز کے پیش کرنیکے لیے قانون کی رو سے حکم یا ہدایت ہو چکی ہو افعال مذکورہ مین سے کسی فعل (۳۴۳) کا مرتکب ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی —

اس جرم کے واسطے یہ ضرور نہین ہے کہ دستاویز متعلق کسی امر اہم سے ہو۔ بلکہ چھپانا یا تلف کرنا کسی دستاویز کا جسکو عدالت جبراً پیش کرا سکتی ہو جرم ہے۔ بمقدمہ سرکار مدعی بنام ملدیو مدعی علیہ فیصلہ صدر نظامت ممالک مغربی مورخہ ۱۲ - جون ۱۸۶۳ء عدالت موصوف نے یہ تجویز فرمائی کہ صرف کسی حیلہ سے دستاویز کا پیش نہ کرنا جرم مندرجۂ دفعہ ہذا مین داخل نہین ہے ×

دفعہ ۲۰۵	
کسی مقدمے مین کسی امر یا عمل در آمد کی غرض سے جھوٹ موٹ	جو کوئی شخص جھوٹ موٹ کوئی اور شخص بنکر اوس وضع ادعائی کی حالت مین کوئی اقرار یا بیان کرے یا کوئی اقبال دعوی داخل کرے یا کوئی حکمنامہ جاری کرائے

کوئی اور شخص بننا | یا حاضر ضامن یا مال ضامن ہو جاوے یا دیوانی یا فوجداری کسی مقدمہ
مین کوئی اور امر کرے تو اوس شخص کو دونون قسمون سے کسی قسم
کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین۳ برس تک ہو سکتی ہے
یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی +

یہ جرم جرم دفعہ مندرجۂ ۴۱۶ مین گو شامل ہو سکتا ہے لیکن تعریف اوس جرم کی بہت
وسیع ہے اور یہ ایک خاص صورت کا جرم ہے - اس جرم مین ایک شخص اپنے آپکو
یہ ظاہر کرتا ہے کہ مین فلان اصلی شخص ہون اور ایسا ظاہر کرکے اقرار وغیرہ کرتا ہے
مثلاً اگر زید کی ڈگری قرضہ کی عمرو پر ہو جاوے اور کوئی شخص غیر عدالت مین اپنے تئین
زید ظاہر کرکے اوس ڈگری کو جاری کراوے تو وہ مجرم جرم مندرجۂ دفعہ ہذا ہوگا
دفعہ ۱۲۹ - ایکٹ ۲۵ - سنہ ۱۸۶۱ع بھی دیکھنا چاہیے +

مصن ما صن

دفعہ ۲۰۶ | ضبطی کے طور پر یا کسی ڈگری کی تعمیل مین کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کے لیے اوسکو فریباً دور کرنا یا چھپانا

جو کوئی شخص فریباً (۲۵) کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اوس مال مین ہو اس نیت سے دور کرے یا چھپا دے یا بجبر یا کسی کے نام پر منتقل کردے یا کسی شخص کے حوالے کردے کہ اوس حکم کے مطابق جو کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) یا کسی اور حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہے کہ اوسکے صادر ہونے کا احتمال ہے وہ مال یا استحقاق جو اوس مال مین ہے ضبطی یا عوض جرمانے

مین یا اوس ڈگری یا حکم کی تعمیل مین جو دیوانی کے کسی مقدمے مین
کسی کورٹ آف جسٹس نے جاری کی ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اوسکے
جاری ہونے کا احتمال ہے لیا نہ جاوے تو اوس شخص کو دونون
قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو ۲ برس
تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی*

اکثر جرائم مندرجۂ قانون مین ملزم کو علاوہ سزای قید سزای جرمانہ اور بعض مین صرف
سزای جرمانہ ہوسکتی ہے اور بعض مین ضبطی جائداد کا حکم بہی ہوسکتا ہے پس اگر کوئی
شخص اس نیت سے کہ میرا مال و اسباب ایسی ضبطی سے محفوظ رہے اوس مال کو
پوشیدہ یا منتقل کرے تو وہ مجرم سمجہا جاویگا- چنانچہ یہی کارروائی بمقابلہ ڈگری عدالت
بہی ایسا ہی جرم ہے- مقصود اس دفعہ سے یہ ہے کہ اشخاص مقروض زر قرضہ
ہضم کرنے کی نیت سے یا مجرم بہ نیت اتلاف حق سرکار براہ فریب جائداد کو انتقال
نکرین یا مال کو نہ چہپاوین کاش ایسا کرین تو اونکو سخت سزا دیجاوے- اس جرم کا ارتکاب
اون لوگون کی جانب سے بہی ہوسکتا ہے جو اوس جائداد کے مالک نہ ہون- یہ دفعہ
مشابہ ہے دفعہ ۴۲۱ کے اور دونون مین یہ فرق معلوم ہوتا ہے کہ یہ دفعہ عام ہے اور
دفعہ ۴۲۱ صرف متعلق بہ کارروائی انسالونسی معلوم ہوتی ہے- دیکھو دفعہ ۱۱۹
ایکٹ ۲۵- سنہ ۱۸۶۱ع

دفعہ ۲۰۷ | جو کوئی شخص کسی مال کو یا کسی استحقاق کو جو اوس مال

ضبطی کے طور پر یا کسی ڈگری کی تعمیل مین کسی مال کا قرق کیا جانا روکنے کو لیے فریباً اوسکا عوض کرنا

مین ہو فریباً (۲۵) قبول کرے یا اپنی تحویل مین لے یا اوسکا
دعوے کرے یہ جانکر کہ اوس مال یا استحقاق مین اوسکا
کچھ حق یا واجبی دعوی نہین ہے یا کسی مال یا اوس استحقاق
کے کسی حق کی نسبت جو اوس مال مین ہے کوئی مغالطہ دہی عمل مین
لائے اس نیت سے کہ اوسکے سبب سے وہ مال یا استحقاق جو اوس
مال مین ہے ایسے حکم کے مطابق جو کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) یا کسی اور
حاکم مجاز کی جانب سے صادر ہوا ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اوسکے
صادر ہونے کا احتمال ہے ضبطی یا عوض جرمانہ مین یا کسی ایسی ڈگری
یا حکم کی تعمیل مین جو کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) کی جانب سے دیوانی کے
کسی مقدمے مین جاری ہوئی ہو یا جسکو وہ شخص جانتا ہو کہ اوس کے
جاری ہونے کا احتمال ہے لیا نہ جائے تو شخص مذکور کو دونون قسمون
مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی
ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی*

اگر کوئی شخص اوس مال کی نسبت جسکا ذکر دفعہ ۲۰۶ مین ہوا ہے اس نیت سے کوئی
جھوٹا دعوے پیش کرے یا اوس مال کو اپنی تحویل مین لے کہ جس سے اوس مال کی
قرقی یا ضبطی رک جاوے تو وہ مجرم متصور ہوگا - دیکھو دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵
سنہ ۱۸۶۱ عیسوی -

دفعہ ۲۰۸ جو کوئی شخص کسی شخص کے دعوے مین ایسے روپیہ کے لیے جو واجب الادا نہ ہو یا اوس روپیہ سے جو اوس شخص کا واجب الادا ہے زائد ہو یا کسی مال یا استحقاق کے لیے جو اوس مال مین ہو جسکا وہ شخص مستحق نہ ہو

غیر واجب روپیہ کے لیے فریباً ڈگری جاری ہونے دینا

فریباً (۲۵) اپنے اوپر ڈگری یا حکم جاری کرائے یا جاری ہونے دے یا کسی ڈگری یا حکم کو اوسکی تعمیل ہو چکنے کے بعد اپنے اوپر یا کسی ایسی شے کے لیے جسکی نسبت اوسکی تعمیل ہو چکی ہو فریباً جاری کرائے یا جاری ہونے دے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

تمثیل

زید بکر پر دعوے کرے اور بکر یہ جانکر کہ جمہ پر زید کی ڈگری پاجانے کا احتمال ہے خالد کے دعوے مین جسکا اوسپر کچھہ واجبی دعوے نہین ہے اس غرض سے اپنے اوپر فریباً زیادہ تعداد کی نسبت فیصلہ صادر ہونے دے کہ خالد اپنے لیے خواہ اوسی کے لیے بکر کے مال کے زر نیلام مین سے جو زید کی ڈگری کی روسے نیلام ہو حصہ پائے تو بکر نے اس دفعہ کی روسے جرم کا ارتکاب کیا +

یہ دفعہ سازشی ڈگریات سے متعلق ہے یعنی جو شخص اپنے اوپر سازشی ڈگری کرا دے وہ بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہے - دیکھو دفعہ ۱۲۹ - ایکٹ ۲۵ - سنہ ۱۸۶۱ع

مص
ص

دفعہ ۲۰۹

کورٹ آف جسٹس مین بد دیانتی سے جھوٹا دعوے کرنا

جو کوئی شخص فریب (۲۵) سے یا بد دیانتی (۲۴) سے یا کسی شخص کو نقصان (۴۴) پہونچانے یا رنج دینے کی نیت سے کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) مین کچھ دعوے کرے جسکا جھوٹا ہونا وہ جانتا ہو تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا*

دعوے کرنے سے یہ مراد ہے کہ کوئی عرضی نالش پیش کیجاوے۔ مثلاً قبل صدور فیصلہ عدالت دیوانی اگر کوئی جائداد معرض قرقی مین بحکم عدالت موصوف آوے اور اوسکی نسبت کوئی شخص فریب یا بد دیانتی سے جھوٹا دعوے بذریعہ نالش پیش کرے تو وہ اس دفعہ کے جرم کا مرتکب ہوگا۔ اس جرم کے واسطے صرف دعوے کا خلاف ہونا ہی درکار نہین ہے بلکہ یہ امر بھی ثابت ہونا چاہیے کہ جو دعوے ملزم نے کیا ہے براہ فریب و بد دیانتی و ضرر رسانی کیا ہے۔ دیکھو دفعہ ۱۶۹۔ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع*

مص
ص

دفعہ ۲۱۰

غیر واجب روپیہ کے لیے فریباً ڈگری حاصل کرنا۔

جو کوئی شخص کسی شخص پر ایسے روپیہ کی بابت جو اوسکا واجب الادا نہو یا اوسکے واجب الادا سے زائد ہو یا کسی ایسے مال یا استحقاق کی بابت جو اوس مال مین ہو اور جسکا وہ مستحق نہین ہے کوئی ڈگری یا حکم فریباً (۲۵) حاصل کرے یا کوئی ڈگری یا حکم اوسکی تعمیل ہو چکنے کے بعد کسی شخص پر جاری کرائے

یا کسی ایسی شے کے لیے جاری کرائے جسکی نسبت اوسکی تعمیل ہو چکی ہو
یا فریبًا اس قسم کا کوئی امر اپنے نام سے ہونے دے یا اوسکے کرنیکی
اجازت دے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید
(۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی
سزا یا دونون سزائین دیجائینگی —

دیکھو دفعہ ۱۶۹ - ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع —

دفعہ ۲۱۱ نقصان پہونچانے کی نیت سے جھوٹے دعوے جرم — جو کوئی شخص کسی شخص کو نقصان (۴۴) پہونچانے کی نیت سے اوسپر فوجداری مین نالش دائر کرے یا کرائے یا کسی شخص پر کسی جرم کے ارتکاب کی نسبت جھوٹ موٹ الزام لگائے یہ جانکر کہ انصافًا یا قانونًا اوس شخص پر اوس نالش یا دعوے کی کوئی بنیاد نہین ہے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ❊

اور اگر وہ فوجداری کی نالش کسی ایسے جرم کی جھوٹی دعوے سے دائر کیجائے کہ جسکی پاداش مین سزاے موت یا حبس دوام بعبور دریاے شور یا سات برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس تک

مص
ص
س
ایضا

ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا +

جب کسی شخص پر جھوٹی نالش کسی جرم کی بہ نیت نقصان رسانی عدالت فوجداری مین
دائر کیجاوے تو نالش کنندہ بموجب اس دفعہ کے مستوجب سزا ہو گا - ملازم سرکاری
کو جھوٹی خبر دینے سے جو کسی شخص کو نقصان عائد ہو گا اوسکی سزا بموجب دفعہ ۱۸۲ کے
ہو گی - دیکھو اوس دفعہ کو - یہ بھی واضح ہو کہ یہ جرم جھوٹی نالش سے پیدا ہوتا ہے
اگر کسی مقدمہ مین ثبوت کافی بہم نہ پہونچے اور مقدمہ اس سبب سے خارج ہو جاوی
تو مدعی علیہ اوس مقدمہ کا بموجب اس دفعہ کے نالش کرنے کا مجاز تصور نہین
کیا جاوے گا اور نہ اوسکی نالش پر مدعی قابل سزا متصور ہو گا - یہ امر بھی قابل تحریر ہی
کہ اگر ایک ہی فعل سے ایک ہی وقت مین جرم مندرجۂ دفعہ ھذا و جرم
مندرجۂ دفعہ ۱۹۳ - کا ارتکاب ہو تو ملزم دونون جرمون مین سزا پانے کا مستوجب
نہ ہو گا - اگر کوئی شخص بذریعہ عرضی کے جھوٹی درخواست پیش کرے مگر تحقیقات مقدمہ
کی حسب ضابطہ عدالت کے نہ ہوئی ہے تو وہ اس دفعہ کے جرم کا مجرم نہین سمجھا جاویگا - دیکھو
فیصلہ نظامت عدالت سرکار مدعی بنام تین سکہ وغیرہ مدعی علیہم منفصلہ ۴ مئی سنہ ۱۸۶۳ع
نقل سرکیولر ہائی کورٹ بنگال نمبری ۱۹ - مورخہ ۲۱ - جولائی سنہ ۱۸۶۳ع جو نسبت کارروائی
اسی دفعہ ۲۱۱ کے ہے ذیل مین نقل کیجاتی ہے -

چونکہ حکام کو بالوجوہ ایسا یقین ہوتا ہے کہ حاکمان عامل قانون فوجداری کو اس
باب مین کہ اگر کوئی شخص کسی کی نسبت اتہام باطلہ کسی جرم کا پیش کرے اور دعوے

اومکا قبل طلب ہونے جواب کے شخص متہم سے ڈسمس ہو جاوے تو مدعی حسب منشاء دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے بہ پاداش اتہام باطلہ ماخوذ ہو سکتا ہے غلط فہمی عظیم واقع ہوئی ہے لہذا ہدایات مرقومۂ ذیل واسطے اطلاع جملہ حاکمان ممدوحین کو مرسل ہوتے ہیں ÷

۲- لازم ہے کہ اوس شخص سے جسپر الزام پیش کرنے اتہام باطلہ کا وارد ہوا ہو جواب طلب نکیا جاوے تاوقتیکہ اس پر الزام مذکور بادی النظر میں ثابت نہو ÷

۳- لیکن یہ خواہ مخواہ ضرور نہین ہے کہ اوس شخص سے جسکو اوسنے متہم کیا تہا جواب طلب ہو چکا ہو ÷

۴- مثلاً اگر کوئی شخص جرم قتل یا کسی اور جرم کا منجملہ ان جرائم کے جو از روی دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب ہو سکتے ہین متہم کیا گیا لیکن جرم مذکور مطلقاً ثابت نہو سکا اور صاحب مجسٹریٹ نے بموجب دفعہ ۲۶۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری کو وارنٹ جاری کرنے سے انکار خواہ بموجب دفعہ ۲۲۵ یا ۲۵۰ مجموعہ مذکور کی نالش کو ڈسمس کیا ہو تو ایسی صورت مین درحالت دائر ہونے استغاثہ اتہام باطلہ کی منجانب شخص متہم اور ثبوت اس امر کے کہ اتہام مذکور نقصان پہونچانے کی نیت سے اور بوا قفیت اسکی کہ انصافاً یا قانوناً اس نالش کی کچہ بنیاد نہین ہے پیش کیا گیا تہا مدعی مستوجب سزا کا بحکم دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہو گا ÷

اوسکا قبل طلب ہونے جواب کے شخص متہم سے ڈسمس ہو جاے تو مدعی حسب منشاء دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے بہ پاداش اتہام باطلہ ماخوذ ہو سکتا ہے غلط فہمی عظیم واقع ہوئی ہے لہذا ہدایات مرقومۂ ذیل واسطے اطلاع جملہ حاکمان ممدوحین کو مرسل ہوتے ہین +

۲- لازم ہے کہ اوس شخص سے جسپر الزام پیش کرنے اتہام باطلہ کا وارد ہوا ہو جواب طلب نکیا جاوے تاوقتیکہ اس پر الزام مذکور بادی النظر مین ثابت نہو +

۳- لیکن یہ خواہ مخواہ ضرور نہین ہے کہ اوس شخص سے جسکو اوسنے متہم کیا تہا جواب طلب ہو چکا ہو +

۴- مثلاً اگر کوئی شخص جرم قتل یا کسی اور جرم کا منجملہ ان جرائم کے جو از روی دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند سزایاب ہو سکتے ہین متہم کیا گیا لیکن جرم مذکور مطلقاً ثابت نہو سکا اور صاحب مجسٹریٹ نے بموجب دفعہ ۳۶۷ مجموعۂ ضابطہ فوجداری کے وارنٹ جاری کرنے سے انکار خواہ بموجب دفعہ ۲۲۵ یا ۲۵۰ مجموعۂ مذکور کے نالش کو ڈسمس کیا ہو تو ایسی صورت مین درحالت دائر ہونے استغاثہ اتہام باطلہ کی منجانب شخص متہم اور ثبوت اس امر کے کہ اتہام مذکور نقصان پہونچانے کی نیت سے اور بواقفیت اسکی کہ انصافاً یا قانوناً اس نالش کی کچہ بنیاد نہین ہے پیش کیا گیا تہا مدعی مستوجب سزا بحکومۂ دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کا ہوگا +

۵ - لیکن درمیان اوس طریقہ کارروائی کے جس پر اوس وقت [illegible] ہونا ضرور ہے
کہ جب کسی شخص پر الزام کسی جرم کا عائد کیا جاوے اور اوسکی جو دفعہ ٢٧٠
مجموعۂ ضابطہ فوجداری مین مندرج ہے نہایت فرق ہے اور اس فرق کو ملحوظ
رکھنا مناسب ہے یعنی بموجب دفعہ ٢٧٠ کے جب کوئی نالش بے اصل اور دائر
ہونا اوسکا بہ نیت ایذا رسانی ثابت ہو تو صاحب مجسٹریٹ مدعی سے بذریعہ حکم ڈسمسی
اوسکی نالش کی اوس شخص کو جسے اوس نے متہم کیا تہا حسب تجویز اپنی کسیقدر
معاوضہ مناسب جسکی تعداد ۵۰ سے زیادہ نہ ہو دلا سکتے ہین حالانکہ قبل اسکے
کہ کوئی مدعی مستوجب سزا دفعہ ٢١١ تعزیرات ہند کا بعلت اتہام باطلہ متصور ہو
پر ضرور ہے کہ تحقیقات اور تجویز حسب ضابطہ عمل مین آوے ٭

۶ - اگرچہ مقدمات متعلقہ دفعہ ٢١١ مین دفعہ ۶۸ - ضابطہ فوجداری کے بموجب
صاحب مجسٹریٹ خود بلا نالش فریق ضرر رسیدہ کی مواخذہ کر سکتے ہین تاہم
اونپر واجب ہے کہ تحقیقات و تجویز جداگانہ عمل مین لاوین اور بمقدمہ ایسے
اتہام باطلہ کے جسکی پاداش سزای موت یا حبس دوام بعبور دریای شور یا سات
برس یا زیادہ میعاد کی قید مقرر ہے مدعی کو محکمہ سشن کے سپرد کرین اور تا وقتیکہ
[illegible] صاحب موصوف اس امر سے بخوبی مطمئن نہون کہ اوسکو وے
[illegible] ہند کے فی الواقع جرم سرزد ہوا اون کو حسب دفعہ ۶۸
[illegible] لہٰذا خود کارروائی شروع کرنے کا منصب نہین ہو سکتا

فقط سرسری مقدمات مین صاحب مجسٹریٹ کو چاہیے کہ اوس شخص کو جسپر اتہام باطلہ عائد کیا گیا تہا استغاثہ کرنے دین اور ایسا استغاثہ بغیر منظوری محکوسۂ دفعہ ۱۶۹ مجموعۂ ضابطۂ فوجداری کی سماعت نہین ہو سکتا اور منظوری مذکور اگرچہ ہر وقت عطا ہو سکتی ہے لیکن اکثر نہ ہونی چاہیے تا وقتیکہ کارروائی متعلقۂ نالش باطلہ مفید حق شخص متہم شدہ کے ختم نہ ہو جاے —

۷ — علاوہ برین یہ بہی ملحوظ رہنا چاہیے کہ ہر مقدمے مین جسمین دعوے پایۂ ثبوت کو نہ پہونچا تا آنکہ شخص متہم بری ہو گیا ہو مدعی بموجب دفعہ ۲۱۱ تعزیرات ہند کے مستوجب سزا نہین ہو سکتا بلکہ دفعہ مذکور صرف اونہین مقدمون سے متعلق ہے جس مین اتہام باطلہ نقصان پہونچانے کی نیت سے اور بدین واقفیت کہ انصافاً یا قانوناً کچہ بنیاد اوس نالش کی نہین ہے پیش ہوا ہو فقط جب کوئی معقول یا قابل احتمال باعث نالش کا پایا نہ جائے تو البتہ ظن واقفیت اور نیت مذکورہ بالا کا پیدا ہو سکتا ہے لیکن محض عدم ثبوت جرم فی نفسہ بہی ظن کے لیے مکتفی نہین ہو سکتا ٭

دفعہ ۲۱۲ — جس حال مین کہ کسی جرم (۴۰) کا ارتکاب ہوا ہو تو جو کوئی شخص اس نیت سے کسی شخص کو پناہ دے [illegible] رم ہونا وہ جانتا یا باور کرنے کی وجہ (۲۶) [illegible] رم کو سزاے جائز سے بچائے ٭

اگر جرم قابل سزای موت ہو

تو اگر اوس جرم کی پاداشن مین سزاے موت مقرر ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد پانچ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانیکا بہی مستوجب ہو گا۔

اگر قابل سزای حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید ہو

اور اگر اوس جرم کی پاداشن مین حبس دوام بعبور دریاے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بہی مستوجب ہو گا۔

اور اگر اوس جرم کی پاداشن مین ایسی قید کی سزا مقرر ہو جسکی میعاد ایک برس سے زیادہ اور دس سے کم ہو تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہو سکتی ہے جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی۔

س مص
پ ص

مص ما
وہ عدالت جو جرم کی تجویز کرنیکی مجاز ہو
پ ص

مستثنیٰ ا

اس دفعہ کا حکم اوس حالت کو شامل نہوگا جہان پناہ دینا یا چھپا دینا مجرم کے شوہر یا اوسکی زوجہ سے سرزد ہو ۔

تمثیل

زید یہہ جانکر کہ بکر نے ڈکیتی کا ارتکاب کیا ہے جان بوجھکر بکر کو سزا سے جائز سے بچانے کے لیے چھپائے تو اس صورت مین چونکہ بکر حبس دوام بعبور دریاے شور کا مستوجب ہے اسلیے زید دونون قسمونمین سے کسی قسم کی قید کا مستوجب ہوگا جسکی میعاد تین برس سے زائد نہو اور وہ جرمانے کا بہی مستوجب ہوگا۔

یہہ دفعہ اون اشخاص سے متعلق معلوم نہین ہوتی کہ جن سے کسی جرم کا ارتکاب تو نہین ہوا مگر اونکی غرض روپوشی سے یہہ ہو کہ عدالت کی کارروائی مین توقف ہو۔ اور نہ اون اشخاص سے متعلق ہے کہ جو کسی مجرم کو روپیہ دکہانے سے مدد کرین۔ اس جرم کے ثبوت کے واسطے اول کسی جرم کا واقع ہونا ایک امر ضروری ہے دوم پناہ دہی مجرم کی سوم ثبوت اس امر کا کہ پناہ دہندہ اس امر کو جانتا تہا یا باور کرنیکی وجہ رکہتا تہا کہ جسکو مین پناہ دیتا ہون وہ مجرم ہے۔ اگر کوئی شخص مثلاً مال سرقہ یا اور اپنا اسباب کسیکے یہان رکہے تو وہ اس دفعہ کا مجرم نہوگا۔ یہہ دفعہ عام ہے لیکن البتہ بعض صورتین قابل التفات عدالت کے ہین اور اونکے واسطے ملائم سزا مناسب ہوگی۔ مثلاً اگر باپ اپنے لڑکے کو پناہ دے۔ یا بیٹا باپ کو۔ یا بہائی بہائی کو گو قانون مین صرف دو صورتین مستثنے کی گئی ہین۔ اگر کوئی شخص کسی کو ضرر پہونچا کر کسیکے یہان جاکر پناہ لیوے اور

بعد پناہ لینے کے مفرور ب اوسی صدمہ سے مرجاوے تو پناہ دہندہ کی نسبت ایسا تصور
کیا جاوے گا کہ گویا اوس نے ایسے شخص کو پناہ دی جو مجرم ضرر پہونچانے کا ہے
اور اس باعث سے خفیف سزا کا مستوجب ہوگا۔ جو شخص کہ ایسے مجرم کو پناہ دیوے
کہ جو حراست سے بھاگا ہو یا جسکی گرفتاری کا حکم حاکم مجاز سے ہو چکا ہو تو وہ بموجب
دفعہ ۲۱۶ کے مستوجب سزا ہوگا۔ دیکھو اوس دفعہ کو۔

س ص

دفعہ ۲۱۳۔ جو کوئی شخص کسی جرم (۴۰) کے چھپانے یا کسی شخص کو
کسی جرم کی سزاے جائز سے بچانے یا کسی شخص کو سزاے
جائز کرانے سے باز رہنے کے عوض مین اپنے واسطے یا کسی
اور شخص کے واسطے کوئی مابہ الاحتظاظ (۱۶۱) یا اپنے واسطے یا کسی اور شخص کے
واسطے استرداد کے ذریعے سے کوئی مال حاصل یا قبول کرے یا حاصل کرنے
پر اقدام کرے یا قبول کرنے پر راضی ہو۔

مجرم کو سزا سے بچانے کو لیے صلہ وغیرہ لینا۔

اگر قابل سزاے م [illegible] ر اوس جرم کی پاداش مین سزاے موت (۴۶) مقرر ہے تو شخص مذکور
کو دونون ق [illegible] سی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد سات برس
تک ہو س [illegible] ر وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

س مص
ایضاً

اگر قابل سزاے [illegible] ر اگر اوس جرم کی پاداش مین حبس دوام بعبور دریاے شور
دریاے شو [illegible] یسی قید مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے
تو اوس شخ [illegible] ن قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائیگی

جس کی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا*

یا وہ عدا جو بجز جرم کے کر سکتی ہو ایضاً

اور اگر اوس جرم کی پاداش مین ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دس برس سے کم ہو تو اوس شخص کو اوس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہوسکی گی جو جرم مذکور کے لیے مقرر ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی —

دفعہ ۲۱۴ — مجرم کو جو بچانے کے عوض مین صلہ یا رد مال کو ر کھناہ

جو کوئی شخص کوئی جرم (۲۰) چھپانے یا کسی شخص کو کسی جرم کی سزاے جائز سے بچانے یا کسی شخص کو سزاے جائز کرانے سے باز رہنے کے عوض مین کسی شخص (۱۱) کو کچھہ مابہ الاحتفاظ (۱۶۱) دے یا پہونچائے یا دینے یا پہونچانے کو کھے یا دینے یا پہونچانے پر راضی ہو یا کسی شخص کو کوئی مال (۲۲) واپس کرے یا واپس کرائے یا واپس کرنے یا واپس کرانیکو کھے یا واپس کرنے یا واپس کرانے پر راضی ہو تو اگر اوس جرم کی پاداش مین —

اگر جرم قابل سزاے موت ہو*—

سزاے موت مقرر ہے تو شخص مذکور کو دونوں قسم مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجا[illegible] میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب [illegible] اور اگر اوس جرم کی پاداش مین —

مص س ص

اگر قابل سزاے حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید ہو | حبس دوام بعبور دریاے شور یا ایسی قید کی سزا مقرر ہے جو دش برس تک ہوسکتی ہے تو شخص مذکور کو دونون قسمون

مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین ۳ برس تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا

اور اگر اوس جرم کی باداش مین ایسی قید کی سزا مقرر ہو جو دش برس سے کم ہو تو شخص مذکور کو اوس قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے اور اوسکی میعاد اوس قید کی بڑی سے بڑی میعاد کی ایک چوتھائی تک ہوسکے گی جو اوس جرم کے لیے مقرر ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ؛

مستثنے

دفعہ ۲۱۳ و ۲۱۴ کے احکام کسی ایسی حالت کو شامل نہین ہین جہان جرم بلالحاظ نیت مجرم صرف ایک فعل سے بنا ہوا اور جس فعل کے لیے وہ شخص جسکو نقصان پہونچا ہے عدالت دیوانی مین نالش دائر کرسکتا ہو

تمثیلین

(ا) زید قتل عمد کے ارتکاب کی نیت سے بکر پر حملہ کرے تو اس صورت مین چونکہ یہ جرم صرف حملے سے بلالحاظ نیت ارتکاب قتل عمد کے نہین بنا اسلیے وہ مستثنے مین داخل نہین ہے اور اوسمین مصالحہ نہین ہوسکتا

(ب) زید بکر پر حملہ کرے تو اس صورت مین چونکہ یہ جرم محض ایک فعل سے بلالحاظ نیت مجرم کے بنا ہے اور بکر اس حملے کے بابت دیوانی مین نالش کرسکتا ہے اسلیے یہ جرم مستثنے مین داخل ہے مصالحہ ہوسکتا ہے۔

س مضر
ایضاً

مضر
عدالت ہی جو بابت
کی کرسکتی ہے۔
ایضاً

(ج) زید بگی کے جرم کا ارتکاب کرے تو اسصورت مین چونکہ اِس جرم کی نالش دیوانی مین نہین ہوسکتی اسلیے اوسمین مصالحہ نہین ہوسکتا۔

(د) بکر کسی منکوحہ عورت کے ساتہ جرم زنا کا ارتکاب کرے تو اس جرم مین مصالحہ ہوسکتا ہے۔

دفعہ ۲۱۳ مین مجرم کو سزا سے بچانے کے واسطے مابہ الاختفاظ لینا جرم ہے۔ اور دفعہ ۲۱۴ مین اوسی نیت سے دینا مابہ الاختفاظ کا یا واپس کرنا یا کرانا مال کا۔ اگر کوئی شخص مجرم کو سزا سے بچاوے یا جُرم کو چھپاوے تو وہ مجرم جرم مندرجۂ دفعہ ہذا نہ سمجھا جاویگا تا وقتیکہ ایسا کرنے مین کچہ داد وستد رشوت کی نہ ہوئی ہووے۔ یہ بھی ضرور نہین ہے کہ درحقیقت کسی جُرم کا ارتکاب ہوا ہو یا ملزم درحقیقت مجرم ہو بلکہ اگر یہ ثابت ہو کہ کسی شخص پر کوئی الزام لگایا تھا اور بوجہ اسکے نہین لگایا گیا کہ رشوت مین کچہ روپیہ لیا دیا گیا تو بھی یہ سمجھا جاویگا کہ جُرم کا ارتکاب ہوگیا۔ مثلاً اگر زید عمرو کو دیکھے کہ میدان مین گولی سے مرا پڑا ہوا ہے اور خالد کو دیکھے کہ وہ متوفے کا اسباب لے رہا ہے زید کچہ رشوت لیکر اس حال کو ظاہر نکرے تو زید مجرم دفعہ ۲۱۳ کا سمجھا جاویگا گو تحقیقات سے انجام کو یہ امر دریافت ہو کہ عمرو کو کسی نے مارا نہین بلکہ وہ خود گولی مار کر مرگیا تھا۔ اگر کوئی شخص بوعدہ بچانے مجرم کے رشوت لیوے اور پھر بہ ثبوت جُرم خلاف مجرم کے گواہی دیوے بلکہ پیروی کرکے جُرم کو ثابت تک کرادیوے تاہم رشوت لینے والا جُرم سے برائت کے قابل نہوگا۔ صرف واپس کرادینا مال کا حسب دفعہ ۲۱۴ کوئی جرم نہین ہے تا وقتیکہ اور شرائط بھی اوس دفعہ کی متعلق اوسکے نہون دیکھو فیصلہ عدالت مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۸۶۳ء بمقدمہ سرکار مدعی بنام دھنو وغیرہ مدعاعلیہم

مستثنے امتعلقہ دفعات ۲۱۳ و ۲۱۴ کا منشا گو سمجھہ مین آتا ہے مگر عبارت صاف و مضمون خیز نہین ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جن جرائم کا ارتکاب بالالحاظ نیت مجرم صرف ایک فعل سے ہو سکتا ہو یعنی جنمین شخص نقصان رسیدہ کی جانب سے نالش عدالت دیوانی مین ہو سکتی ہو یا جن مقدمات مین راضینامہ ہو سکتا ہو اون جرائم سے یہ دفعات متعلق نہ سمجھی جاوینگی۔

دفعہ ۲۱۵	مال مسروقہ وغیرہ کی بازیافت مین مدد کرنے کے لیے حلہ لینا۔

جو کوئی شخص کسی شخص (۱) کو کسی ایسے مال منقولہ (۲) کی بازیافت مین مدد کرنے کے حیلے یا سبب سے کچھ مابہ الاختلاط لیا یا لینے پر راضی ہو یا لینا قبول کرے جس سے وہ شخص کسی جرم (۳) کے سبب جسکے لیے اس مجموعے مین سزا مقرر ہے محروم کیا گیا ہو تو پھر بجز اسکے کہ شخص مذکور مجرم کے گرفتار کرانے اور اوسکو اوس جرم کا مجرم ثابت کرانے کے لیے اپنے حتے المقدور سب وسیلون کو کام مین لائے اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۴) کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی۔

جملہ اضلاع ممالک مغربی مین کم و بیش چوری مویشی کی ہوتی ہے اور بعض مین نہایت کثرت سے بھی ہوتی ہے چنانچہ ایسے مقدمات مین اکثر یہ دستور ہے کہ ایک شخص جو اکثر منجملہ چورون کے ہوتا ہے مالک مویشی سے بحیلہ سراغ رسانی خواہ واپسی مویشی کچھ نقد روپیہ لیتا ہے بعض اوقات مویشی واپس ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات روپیہ مارلیا جاتا ہے اور مویشی نہ واپس ملتی ہے اور نہ اوسکا کچھ سراغ چلتا ہے۔ پس ایسے لوگون کی سزا کے واسطے

یا کسی خرچ سے جسکا وہ قانوناً مستوجب ہے بچالے تو اوسکو دونون قسمون سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجاوینگی +

اگر کوئی ملازم سرکاری اس نیت سے بعلانیت قانون سے انحراف کرے کہ وہ کسی مجرم کو سزاے جائز سے یا مال کو ضبطی سے بچاوے تو وہ مرتکب جرم مندرجۂ دفعہ ہذا ہوگا۔ اس جرم کے ثبوت کے واسطے اول ثابت کرنا اس امر کا ضرور ہے کہ مال کی ضبطی یا مجرم کی سزایابی کا اندیشہ تھا دوم یہ کہ ملازم سرکاری نے اس بارہ مین جو کارروائی کی وہ اس نیت سے کی کہ وہ اوس مال کو ضبطی یا مجرم کو سزا سے بچاوے۔

دفعہ ۲۱۸ سرکاری ملازم جو کسی شخص کو سزا سے یا مال کو ضبطی سے بچانے کی نیت سے غلط کاغذ سرشتہ یا نوشتہ مرتب کرے۔

اگر کوئی شخص (۱۱) جو سرکاری ملازم (۲۱) ہو اور سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی کاغذ سرشتہ یا کسی اور نوشتے کا مرتب کرنا اوسپر لازم کیا گیا ہو اور وہ اوس کاغذ سرشتہ یا نوشتے کو ایسے طور سے مرتب کرے جسکو وہ غلط جانتا ہو اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوسکے باعث عامۂ خلائق (۱۰) کو یا کسی شخص (۱۱) کو زیان یا نقصان (۴۴) پہونچائے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوسکے باعث کسی شخص کو سزاے جائز سے بچائے یا اس نیت سے یا اس امر کے احتمال کے علم سے کہ اوسکے باعث کسی مال کو ضبطی یا کسی اور خرچ سے جسکا وہ مال قانوناً مستوجب ہے

من ض

بچاوے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۱) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ﴿

دفعہ ۲۱۹ سرکاری ملازم جو عدالت کی کارروائی مین فاسد طور سے ایسا حکم دے یا ایسی کیفیت وغیرہ مرتب کرے جسے وہ خلاف قانون جانتا ہو۔

اگر کوئی شخص (۱۱) جو سرکاری ملازم (۲۱) ہے عدالت کی کارروائی کی کسی حالت مین فاسد طور سے یا خباثت سے کوئی کیفیت مرتب کرے یا کوئی حکم دے یا کوئی تجویز یا فیصلہ کرے جسکا خلاف قانون ہونا وہ جانتا ہو تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجاینگی ﴿

س ض

دفعہ ۲۲۰ وہ شخص مجاز تجویز یا قید کے لیے سپرد کرے جو جانتا ہو کہ مین خلاف قانون عمل کرتا ہون۔

اگر کوئی شخص (۱۱) جو کسی ایسے عہدے پر ہے جسکی رو سے اوسکو قانوناً لوگون کو تجویز یا قید کے لیے سپرد کرنے یا قید رکھنے کا اختیار حاصل ہے اوس اختیار کے نفاذ مین کسی شخص کو فاسد طور یا خباثت سے تجویز یا قید کے لیے سپرد کرے یا قید رکھے یہ جانکر کہ ایسا کرنے مین مین خلاف قانون عمل کرتا ہون تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجاویگی جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائینگی ﴿

س ض

دفعہ ۲۲۱ تصدا ترک گرفتاری اوس سرکاری ملازم کی طرف سے جسپر گرفتار کرنا قانوناً واجب ہو۔

اگر کوئی شخص (۱۱) جو سرکاری ملازم (۲۱) ہے اور جسپر اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا یا حبس مین رکھنا قانوناً واجب (۴۳) ہے جسپر کسی جرم (۴۰) کا الزام لگایا گیا ہے یا جو کسی جرم کی بابت گرفتار کیے جانے کا مستوجب ہے اوس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک کرے (۴۳) یا قصداً اوس شخص کو اوس حبس سے بھاگ جانے دے یا بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام مین قصداً مدد کرے تو اوسکو نیچے لکھی ہوئی سزا دیجائیگی یعنی

سزا — دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اوس شخص پر جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا یا ایسے جرم کے لیے وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جسکے پاداش مین سزاے موت مقرر ہے یا

س مض ایضاً — دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی ہے مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اوس شخص پر جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا ایسے جرم کا الزام لگایا گیا تھا یا ایسے جرم کے لیے وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جسکی پاداش مین حبس دوام بعبور دریاے شور یا ایسی قید مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہوسکتی ہے یا

مض ایضاً — دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے

مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اوس شخص پر جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا ایسے جُرم کا الزام لگایا گیا تھا یا ایسے جُرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانے کا مستوجب تھا جسکی پاداش مین دش برس سے کم میعاد کی قید مقرر ہے ۔

س

دفعہ ۲۲۲ قصداً ترک گرفتاری اوس سرکاری ملازم کی طرف سے جسپر قانوناً کسی ایسے شخص کا گرفتار کرنا واجب ہے جسکی نسبت کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا صادر کیا ہو

اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم (۲۱) ہے اور جسپر اپنی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کو گرفتار کرنا یا حبس مین رکھنا قانوناً واجب (۴۳) ہے جسکی نسبت کسی جُرم کی بابت کسی کورٹ آف جسٹس (۲۰) نے حکم سزا صادر کیا ہو اوس شخص کا گرفتار کرنا قصداً ترک (۴۳) کرے یا اوس شخص کو قصداً اور حبس سے بھاگ جانے دے یا اوس حبس سے بھاگ جانے یا بھاگ جانے کے اقدام مین قصداً اوس شخص کی مدد کرے تو اوسکو نیچے لکھی ہوئی سزا دیجائے گی یعنی

سزا — حبس دوام بعبور دریاے شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) جسکی میعاد چودہ برس تک ہوسکتی ہے مع جرمانہ یا بلا جرمانہ اگر اوس شخص کی نسبت جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا سزاے موت کا حکم صادر ہوچکا ہو یا

ایضاً

دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد سات برس تک ہوسکتی ہے مع جُرمانہ یا بلا جُرمانہ اگر وہ شخص جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا

کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا یا اوس حکم سزا کے تبادل کی روسے حبس دوام بعبور دریاے شور یا مشقت تعزیری دائمی بحالت قید یا وش برس یا زیادہ میعاد کی حبس بعبور دریاے شور یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہوا ہو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید جسکی میعاد تین برس تک ہوسکتی مع جرمانہ یا بلا جرمانہ یا دونون سزائین اگر وہ شخص جو حبس مین تھا یا جسکا گرفتار کیا جانا چاہیے تھا کسی کورٹ آف جسٹس کے حکم سزا کی روسے ایسی قید کا مستوجب ہو جسکی میعاد وش برس سے کم ہو ✤

اگر کوئی ملازم سرکاری بحیثیت اپنی ملازمی کے ایسے شخص کی گرفتاری کو ترک کرے یا قصداً اوسکو حبس سے بھاگ جانے دے جسپر الزام کسی جرم کا لگایا گیا ہے یا جو کوئی کسی جرم مین گرفتاری کے قابل ہے تو وہ بموجب دفعہ ۲۲۱ کے سزا کا مستوجب ہوگا۔ اور اگر وہ ایسے شخص کی گرفتاری ترک کرے یا اوسکو حراست سے بھاگ جانے دے جسکی نسبت کسی جرم کی بابت کسی کورٹ آف جسٹس نے حکم سزا صادر کیا ہو تو بموجب دفعہ ہذا زائد سزا کے لائق متصور ہوگا۔

دفعہ ۲۲۳ سرکاری ملازم غفلت کرکے جسپر بھاگ جانے دے — اگر کوئی شخص جو سرکاری ملازم ہے اور جسپر اوسکی سرکاری ملازمی کی حیثیت سے کسی ایسے شخص کا حبس مین رکھنا قانوناً واجب (۳۰۴) ہے جسپر کسی جرم (۴۰) کا الزام لگایا گیا ہو یا جو کسی جرم (۴۰) کا مجرم ثابت ہوا ہو غفلت کرکے اوس شخص کو حبس سے بھاگ جانے دے تو اوسکو قید محض کی

سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی —

سرکاری ملازمون کی غفلت سے اگر حراست سے کوئی شخص بھاگ جاوے تو بوجہ اسکے کہ قصداً و بدنیتی سے وقوع جرم کا نہین ہوا سزا ملائم رکھی گئی ہے۔

دفعہ ۲۲۴ تعرض یا مزاحمت جو کوئی شخص اپنی گرفتاری جائز مین کرے

جو کوئی شخص کسی ایسے جرم (۴۰) کی علت مین جسکا الزام اوسپر لگایا گیا ہو یا جس کا مجرم وہ ثابت ہوچکا ہو اپنے جواز اگرفتار کیے جانے مین قصداً کسیطرح کا تعرض کرے یا خلاف قانون مزاحم ہو یا کسی حراست سے جسمین جرم مذکور کے سبب سے وہ قانوناً محصور ہے بھاگ جائے یا بھاگ جانے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی —

مضی ہا پ علی

تشریح — اس دفعہ کی سزا اوس سزا کے علاوہ ہے جسکا وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو حراست مین محصور ہو اوس جرم کے پاداش مین مستوجب ہے جسکا الزام اوسپر لگایا گیا یا جسکا وہ مجرم ثابت ہوا۔

دیکھو دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۳۳ و ۷۴ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع —

دفعہ ۲۲۵ کسی اور شخص کی گرفتاری جائز مین تعرض یا مزاحمت

جو کوئی شخص (۱۱) کسی جرم (۴۰) کی علت مین کسی دوسرے شخص کے جواز اگرفتار کیے جانے مین قصداً کسیطرح کا تعرض کرے

مضی ہا ایضاً

یا خلاف قانون (۳۴۴) مزاحم ہو یا کسی حراست سے جسمین جُرم مذکور کے سبب سے وہ شخص قانوناً محصور ہے چُھڑا لیجائے یا چُھڑا لیجانے کا اقدام کرے تو شخص مذکور کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۳۵) کی

سزا | سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو۲ برس تک ہو سکتی ہے یا جُرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی یا

س مھن پ

اگر وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو چُھڑا یا گیا یا جسکے چھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اوسپر ایسے جُرم کا الزام لگایا گیا ہو یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانے کے مستوجب ہو جسکی پاداش مین حبس دوام بعبور دریاے شور یا قید کی سزا مقرر ہے جسکی میعاد دس برس تک ہو سکتی ہے تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائیگی جسکی میعاد تین۳ برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہو گا یا

س ا پ

اگر اوس شخص پر جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو چُھڑا یا گیا یا جسکے چُھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو اوسپر ایسے جُرم کا الزام لگایا گیا ہو یا ایسے جرم کی بابت وہ گرفتار کیے جانے کے مستوجب ہو جسکی پاداش مین سزاے موت مقرر ہے تو اوسکو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہو گا یا

ایضاً | اگر وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو چُھڑا یا گیا یا جسکے چُھڑانے کا اقدام کیا گیا ہو

یا کسی کورٹ آف جسٹس ۲۰ کے حکم سزا پایا اوس حکم سزا کے تبار عالی کے روسی

جبس دوام بعبور دریاے شور یا دس برس یا زیادہ میعاد کے جبس بعبور دریاے

شور یا مشقت تعزیری بحالت قید یا قید کا مستوجب ہو تو اوسکو دونون قسمون مین

سے کسی قسم کی قیدکی سزا دیجائے گی جسکی میعاد سات برس تک ہو سکتی ہے

اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا یا

س ب

اگر وہ شخص جو گرفتار کیے جانے کو ہو یا جو چھڑایا گیا یا جسکے چھڑانے کا اقدام کیا گیا

ہو اوسکی نسبت سزاے موت کا حکم صادر ہو چکا ہو تو اوسکو جبس دوام بعبور دریاے

شور یا دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قیدکی سزا دیجائیگی جسکی میعاد دس برس

سے زائد نہو اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہو گا ✤

س پ

دفعہ ۲۲۶ عود ناجائز جبس بعبور دریاے شور سے

اگر کوئی شخص جسکی نسبت قانوناً جبس بعبور دریاے شور عمل

مین آیا ہے جبس مذکور سے بھاگ کر پھر آئے اوس حال

مین کہ جبس بعبور دریاے شور کی میعاد منقضی نہوئی ہو اور اوسکی سزا معاف نہوئی

ہو تو اوسکو جبس دوام بعبور دریاے شور کی سزا دیجائیگی اور وہ جرمانے کا بھی

مستوجب ہو گا اور اس جبس بعبور دریاے شور کے عمل مین لانے سے پہلے

قید سخت کا مستوجب ہو گا جسکی میعاد تین برس سے زائد نہو ✤

دفعہ ۲۲۷ مخالفت شرط معافی سزا

جو عدالت کی اصل جرم تجویز کر سکتی ہو

کوئی شخص اا جس نے سزا کی معافی مشروط قبول کی ہو

جان بوجھکر کسی شرط کے خلاف کرے جسپر وہ معافی

منظور کی گئی ہے تو اوسکو وہی سزا دیجائے گی جسکا حکم اوسکی نسبت ابتداءً صادر ہوا ہو اگر ابتداً اوس سزا کا کوئی جزو بھگتا نہو اور اگر وہ اوس سزا کا کوئی جزو بھگت چکا ہو تو سزاے مذکور کی اوسقدر جزو کی سزا دیجائے گی جو اوسنے نہین بھگتی ۔

دیکھو دفعہ ۳۳ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

دفعہ ۲۲۸ ۔ جو کوئی شخص (۱۱) قصداً کسی سرکاری ملازم (۲۱) کی توہین کرے یا کسیطرح سے کسی سرکاری ملازم کا ہارج ہو جبکہ وہ سرکاری ملازم عدالت کی کارروائی کی کسیحالت مین اجلاس کر رہا ہو تو اوسکو قید محض کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد چھہ مہینے تک ہو سکتی ہے یا جرمانے کی سزا جسکی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے یا دونون سزائین دیجائین گی ۔

قصداً کسی سرکاری ملازم کی توہین کرنی یا اوسکا ہارج ہونا جبکہ وہ عدالت کی کارروائی کی کسیحالت مین اجلاس کر رہا ہو ۔

دیکھو دفعہ ۱۶۳ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ء

دفعہ ۲۲۹ ۔ جو کوئی شخص (۱۱) دوسرا شخص بنجانے سے یا کسی اور طرح سے قصداً یہ بات کرائے یا جان بوجھکر یہ بات ہونے دے کہ اوسکا نام اون لوگون کی فہرست مین درج ہو جو اہل جوری مین داخل ہونے کی لیاقت رکھتے ہین یا اوسکا نام اہل جوری مین داخل ہو یا اوس سے اہل جوری یا اسیسر کے طور پر حلف لیا جائے کسی ایسے مقدمہ مین جسمین وہ جانتا ہے کہ وہ قانون کی رو سے ایسی جوری کی فہرست مین مندرج کیے جانے یا اہل جوری

اہل جوری یا اسیسر بننا ۔

ض

معاف ض

مین داخل کیے جانے یا حلف لیے جانے کا مستحق نہین ہے یا یہ جان کر کہ وہ خلاف قانون ایسی جوری کی فہرست مین مندرج کیا گیا یا اہل جوری مین داخل کیا گیا ہے یا اوس سے حلف لیا گیا ہے بالارادہ (۳۹) ایسی جوری مین یا ایسے اسیسر کا کام دے تو اوس شخص کو دونون قسمون مین سے کسی قسم کی قید (۵۳) کی سزا دیجائے گی جسکی میعاد دو برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے کی سزا یا دونون سزائین دیجائین گی +

دیکھو دفعہ ۴۳۳ ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع

بارھوان باب

اون جرمون کے بیان مین جو سکّے او گورنمنٹ اسٹامپ سے متعلق ھین

بموجب قانون ۱۷ سنہ ۱۸۳۵ عیسوی روپیہ کا ایک وزن خاص مقرر کردیا گیا ہے اور یہ بھی مقرر کردیا گیا ہے کہ اگر روپیہ وزن مین ایک مقدار معینہ سے کم ہوجاوے تو وہ چلن کے لائق متصور نہوگا مگر یہ کم وزنی بوجہ استعمال روزمرہ کے ہونا چاہیے اور نہ یہ کہ اوسکے وزن مین کسی فعل